نیند کا رنگ

سارا شگفتہ

Scanned by CamScanner

نیند کا رنگ

سارا شگفتہ

PAK WATAN STATIONER
GWADAUR
Zirpirt Road

سارا اکیڈمی
کراچی

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق سارا اکیڈمی

نام کتاب	نیند کا رنگ
مصنفہ	سارا شگفتہ
اشاعت	ستمبر ۱۹۹۳ء
تعداد	ایک ہزار
سرورق	عباس جعفری
مطبوعہ	گلزار پرنٹنگ پریس ناظم آباد نمبر ۲
ناشر	سارا اکیڈمی
ترتیب	احمد ہمیش
قیمت	۷۵/روپے

ملنے کا پتہ

سارہ اکیڈمی 29/ 3 رفاہ مرکز بلڈنگ رام بھارتی اسٹریٹ جوڑیا بازار کراچی
فون نمبر:- 2417757

Scanned by CamScanner

7 Sep-1994

سارا شگفتہ کا عکس تحریر

میں آنکھوں کو چپ چاپ دیکھتی رہتی .....
!!غریب کو بھوک سے زیادہ ننگا دیکھنا چاہتی تھی

میں اپنے آپ میں ڈوب رہی تھی
کہ ہر سوچ زمین ہو کے رہ گئی
آنکھوں سے نیند کا رنگ اتر گیا
یہیں سے انسانی اندھیرا مل جاتا تو آنکھیں اور نیند دیکھنے لگیں
اور میں بینائی کو بخشش کر دیتی

Scanned by CamScanner

فہرس

کچھ الفاظ	۹
انتظار کی کٹیا	۱۰
خالی آنکھوں کا مکان	۱۲
پسلیاں	۱۳
ضمیر ایک کوڑھ	۱۶
مجرا	۱۹
ضد کی ٹاکیاں	۲۰
ذلت کے گرے دام تلے	۲۱
جیل	۲۳
بھوک ہے کشکول	۲۴
میں کون تھی	۲۶
دروازے یا تابوت	۲۸
پیڑ جو بند آنکھوں سے بنایا گیا	۲۹
تم کون ہوئے!	۳۰
جوٹھا پانی ادھورے بچے	۳۱
ساتویں آسمان کی باتیں	۳۴
ملامت	۳۶
لفظ کی بیساکھی	۳۷
پچھلے پہر	۴۰
ننگے پیر	۴۱
بیٹے	۴۲
گواہی لکیر	۴۵
ازار بند	۴۷
شاید مٹی مجھے پھر پکارے	۴۸
اے میرے خدا	۵۲
پرندہ کمرے میں رہ گیا	۵۴

Scanned by CamScanner

قبرستان ۵۶
آگ برساتی بارشیں ۵۷
ہڈیاں چننے آئی ۵۸
ہوا چراغوں سے ضد کرتی ہے ۶۰
سوگندھی ۶۲
کہاں سے آئے یہ ہاتھ ۶۴
میں دیواری نہیں ۶۵
ہوا جانے اور وہ چندی ۶۶
میرے دکھ تیرے سکھ ۶۷
میرا رب ۶۸
بدی ۷۰
اے میرے خدا ۷۲
زندہ کیلنڈر ۷۴
میں آنکھ آنکھ روتی ہوں ۷۷
دیمک ۸۰
پیمانہ زنگ آلود تھا ۸۲
پرواز ۸۳
انسان ۸۴
آشیرواد ۸۵
آوازوں کا رنگ ۸۹
قبر مجھے دیکھ رہی ہے ۹۱
ڈر ہے فاصلہ کوئی خرید نہ لے ۹۲
میں تمہاری چتا پر سوتی ہوں ۹۳
سورج پنچھی کے ساتھ ڈوب جاتا ہے ۹۴
زندگی آنکھ سنوارے ۹۵
باغ کا دروازہ ۹۸
رزق کی ملامت ۱۰۰
تم کس منڈی میں رہتے ہو ۱۰۳
پانچ پائی ۱۰۵
بیٹے کے لئے ایک نظم ۱۰۷

Scanned by CamScanner

گھڑی کی چوکھٹ ۱۱۹
اکیلا چاند اور میں ۱۲۰
رجز ۱۲۱
میرا نفس مرد کی اکائی چاہتا ہے ۱۴۴
سوگندھی نامہ ۱۴۵
آگ بھری روٹی ۱۴۷
خدا کی ریاست ۱۴۹
وارڈ نمبر ایک ۱۵۰
میرے بیٹے ۱۵۱
رہائی کے بعد ۱۵۳
نیند کا رنگ ۱۵۵
ایک مکالمہ ۱۶۰

کچھ مختصر نظمیں

آگ بنجر ہے ۱۶۵
میدان ختم ۱۶۵
میدان ختم ہے ۱۶۶
جواری رنگوں میں سورج ۱۶۶
مٹی ۱۶۶
طواف ۱۶۷
انبار ۱۶۹
بانجھ موت ۱۷۰
ستھیارتی کے نام میرے دکھ ۱۷۳

Scanned by CamScanner

کچھ الفاظ

ممکن ہو کچھ لوگ سمجھتے ہوں کہ سارا شگفتہ نے جیتے جی جتنی نظمیں لکھیں، وہ سب اس کی موت کے بعد اس کے شعری مجموعہ "آنکھیں" کی صورت میں شائع ہو گئیں اور گویا قصہ ختم ہو گیا لیکن اگر زندگی کا اثاثہ بہت منفرد اور انوکھا ہو تو اسے طبعی موت ختم نہیں کر سکتی۔ معلوم ہوا کہ سارا شگفتہ نے جیتے ہی بے پناہ لکھا بلکہ اس کی کُل نظموں میں سے صرف ایک تہائی حصہ ہی "آنکھیں" میں شامل کیا جا سکا۔ جب کہ بہت تلاش کرنے پر اس کی بہت سی نظمیں تو عزیزوں اور احباب کی تحویل سے حاصل کی گئیں۔ اور ابھی تلاش جاری ہے۔ فی الحال اس کی ۷۵ اردو نظموں پر مشتمل شعری مجموعہ "نیند کا رنگ" شائع کیا جا رہا ہے۔ لیکن شائد بہت کم لوگ جانتے ہوں کہ سارا نے پنجابی میں بھی بہت لکھا ہے اور اس کی پنجابی نظموں کا مجموعہ زیرِ ترتیب ہے۔ بلکہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ سارا شگفتہ کی پنجابی نظموں کا مجموعہ پنجابی شاعری کے ورثہ میں ایک شاندار اضافہ ہو گا۔

سارا اکیڈمی
کراچی

Scanned by CamScanner

انتظار کی کٹیا

دل کی مسجد سے روز جنازے اٹھتے ہیں
شاخ پہ پھولوں کی عمرِ قید کتنی ہے
میں نے آنکھوں میں انتظار کو پھانسی دی ہے
وقت اور میرے درمیان انتظار کی روح رہتی ہے
آنکھوں سے چھپ کے رہنا۔ ہنستے رہنا
رو کر کتنے چپ ہوئے
اکیلی کٹیا ہے جو تیرے دل میں میرے دل میں رہتی ہے
اور اے سنگ تراش !
ہم کیوں پتھر میں رہیں، کوئی کیوں پتھر میں رہے
چل خاک کو اب آنگن کہیں
سورج کو اپنا رزق کہیں
پانی پہ اپنا اجر لکھیں
آنکھوں کی گندی بستی سے بہتر ہے اک لپستی بھی
انتظار سے زیادہ آنکھیں بھونکتی رہتی ہیں
پتھر کو کیوں صورت دیں
یہ آنسو میرے اپنے ہیں ....

Scanned by CamScanner

بوڑھے پیڑ اور بوڑھے موسم پہ بوڑھی کوئل کوکی
انتظار کی کٹیا میں بچّے پیدا ہوتے ہیں
مفلس ہاتھوں کی بہ نسبت مفلس آنکھوں سے ڈرنا ہے
اور سینے میں اک تیر پڑا ہے جس کا نام ہے دل.....
ہاں! تیر چلا، پر کسی پرندے کی بینائی تیرے تیر سے نہ روٹھے
آمیں تیرے آنچل میں مٹّی جتنا ضبط باندھوں
کہ انتظار کی دھجیوں سے ایک چادر سی ڈالوں......

Scanned by CamScanner

خالی آنکھوں کا مکان

خالی آنکھوں کا مکان مہنگا ہے
مجھے مٹی کی لکیر بن جانے دو
خدا بہت سے انسان بنانا بھول گیا ہے
میری سنسان آنکھوں میں آہٹ رہنے دو
آگ کا ذائقہ چراغ ہے
اور نیند کا ذائقہ انسان
مجھے پتھروں جتنا کس دو
کہ میری بے زبانی مشہور نہ ہو
میں خدا کی زبان منہ میں رکھے
کبھی پھول بن جاتی ہوں اور کبھی کانٹا
زنجیروں کی رہائی دو
کہ انسان ان سے زیادہ قید ہے
مجھے تنہا مرنا ہے
سو یہ، آنکھیں یہ دل
کسی خالی انسان کو دے دینا

Scanned by CamScanner

پستیاں

اے پستیو کیوں میرے دل میں آن دھڑکی ہو
میرے دل میں آندھیوں کے دل لوٹتے ہیں
یا اللہ کیا تو نے مجھے تراش کر اچھا کیا
کہ جذبوں کی دوکان پر میری سچائیوں پہ گاہک لگ جاتا ہے!
تو میں اپنی تاریکیوں سے کھلنے لگتی ہوں
پستیاں میری پوروں میں رہنے لگی ہیں
میرے دکھ سے میرا خدا تاریک رہنے لگا ہے
نیکیوں میں میری آنکھیں کھو گئی ہیں
خدایا میرے دل کے کشکول کو بھیک دے
میرا نام تو نے موت رکھا اور اپنے صلے میں اجر رکھے!
میں اپنی چتاؤں میں جل رہی ہوں
کہ آگ کے رقص میں کہیں میرا بدن کھو گیا ہے
پستیوں کے دھاگے سے حیا کا چاک سیتی ہوں
میری سچائیوں سے لہو رستا ہے
میرے بدن کی بنجر کھیتیوں پہ پستیاں رہتی ہیں
اور میں اپنی آواز کے ساتھ ساتھ پستیوں میں اتر رہی ہوں
لیکن خدا پستیوں کی طرف کب دیکھتا ہے

Scanned by CamScanner

انسان توبہ کے سنگ ریزوں میں دفن ہو رہا ہے
خدا میرے دل میں کیسے رہتا
کہ خدا کبھی پستیوں میں نہیں اترا......

جب سے میری آواز پستیوں میں مری ہے
میرا لباس اندھیروں سے رنگ دیا گیا ہے
پھولوں کی چغلیوں سے تتلیوں کے رنگ کھو جاتے ہیں.
جب بھی کسی تنہا زمین پہ لگی آگ دیکھتی ہوں
میری آنکھوں سے چتا بھری آوازیں آنے لگتی ہیں
چراغ اپنی پستیوں تک پہنچے تو صبح بھی دائی ہوتی ہے
جب بھی کانٹوں کی زبان مجھ تک پہنچی
میری پستیاں کبھی نہیں ہنسیں
جب بھی میں اپنے من میں اترتی ہوں
پستیوں کے سورج لے کر طلوع ہو جاتی ہوں......

زمین، دھوپ، میں اور پستیاں
کبھی کبھی ایک ہی رنگ سے اپنی پیاس بجھاتی تھیں
مٹی کے کٹورے میں میری پیاس کا بدن رہتا ہے
توبہ کی پستیوں میں میں کبھی کبھی اترتی تھی
میری پیاس میرے پاس رہ جاتی تھی
اور سورج کی پیاس بجھ جاتی تھی
خدا نے میرے بدن میں پستیاں چھپا دی تھیں

Scanned by CamScanner

اور میں اپنی پستیاں ڈھونڈ رہی تھی
انسان پہ جب بھی پستیاں اتریں
انسانی خوف میں خدا دھڑکنے لگا
پستیوں میں انسانی شبیہیں رہنے لگیں
اور میں اپنے جذبوں کو رنگتی ہوئی
پستیوں کی دیواروں پہ نقش ہو گئی
اجنبی آوازوں سے میری پستیوں کا رنگ اڑنے لگا
تو ضمیر سے میں نے نجات پائی
رسی کو اپنی آواز میں جلنے دیا
بتوں کی آواز سے پتھر گرنے لگے
تو کئی بت پستیوں میں مر گئے
پستیوں کا روپ جب دلہن بنا

Scanned by CamScanner

ضمیر ایک کوڑھ

دو آنکھوں کی ایک ہی بینائی تھی خطا کیسے نہ ہوتی
خوف میرے گھر قدم قدم چل رہا ہے اور خاموشی نے بھی اس کے ساتھ قدم ملا رکھے ہیں
کوڑھ بھری آنکھوں سے لوگ مجھے دیکھتے ہیں اور میں دکھنے لگتی ہوں
میرے دل سے کوڑھ رسنے لگتا ہے تو میں نیند کو جگانے لگتی ہوں
میری نیکیوں میں خدا دھڑکتا ہے سو میری روح بھی خالص نہیں
انسانی لمس کو خدا نے کئی رنگ دے رکھے ہیں
اور وہ اعتبار کا سفید دھاگا بینائی میں شامل کرتا ہے
آنسو سفید پھولوں کو داغی کر دیں گے۔ تم مت رونا-----
پستیاں مر چکیں اب ہم چپ رہیں گے تاکہ فرشتوں کے سائے سے دور رہ سکیں
ضمیر کی لاٹھی سے انسان کو دھکیلنا کہاں کی خدائی ہے
اے رب!
آنکھوں میں دو رنگ رکھ کے تو نے اچھا نہیں کیا
اور مانگتا ہے ہم سے سیدھی راہ-----
آخرت کی پگڈنڈی پہ چلتے چلتے انسانی چراغ بجھ بھی گیا اور خدا سو بھی نہ سکا
ہم انسان ایک مہنگی دوکان تھے سو برائی کا پڑیاں بھی ہمیں کو فروفت کرنی پڑتی تھیں
میں خدا کے ضمیر میں رہنے لگی تو آنکھوں سے گر پڑی
کہ میرے ضمیر میں روز ایک رات مر جاتی تھی

Scanned by CamScanner

خوف میں الٹی جوتیاں مجھے حیرت کی کوئی بھی کمان نہ توڑنے دیتیں
میں لہو کو سہہ رہی تھی اور میرے جذبوں کو کوئی اور سہہ رہا تھا
نیند سے لوگوں کی آنکھیں سیاہ ہو چکیں تھیں
اور میں اندھیرے کو تول رہی تھی.......
میں جانتی تھی کہ میرا لباس انسان سے زیادہ چپ ہے
بینائی کو میں گداگری سے زیادہ نہ جان سکی
کہ میرے دل کے کشکول میں کتّا بھی بھونک کر اپنی خیرات پوری کر جاتا تھا
میں نے ہنسی اور آنسوؤں کے کنکر جمع کئے تو زمین تقسیم ہو کے رہ گئی
مرد نے عورت کو قبر کا آنچل سمجھ رکھا ہے
حالانکہ مرد کو عورت ہی جمع کرتی ہے.........
ماضی کے کیچڑ سے آوازیں آرہی ہیں اور میں اپنے لہو میں ڈوبتی جارہی ہوں
میں اپنے ہاتھوں میں دب کر رہ گئی ہوں
سانپ روز اپنی بل میں سے نکل کر میری آواز کترتا ہے
میں ایک زنجیر ہوں، کڑیوں کی دسترس سے باہر نہیں آسکتی
مجھے انسانی کوڑھ ہو گیا ہے
اب میرے جذبے ضمیر کے بیگار کیمپ میں رہتے ہیں
لہو کا رنگ ایک نہیں کہ بینائی کے کئی رنگ ہیں
اور زمین ہمیشہ فاصلوں میں رہتی ہے.... قدم انسان کے ساتھ!
رات کا رزق نیند بھری روٹی ہے تو میری بھوک پہ انسانی اجر لکھ دے!
پیاسی آوازوں کو میں کنوئیں میں پھینکتی جارہی ہوں

Scanned by CamScanner

اور لباس کی خاک ہتھیلی پہ رکھ لی ہے
روح کی آگ سے میں نے انسانی چراغ جلائے
اور سیاہ آوازیں مجھے ڈستی رہیں ——

Scanned by CamScanner

مجرا

دل کا مجرا سنو اور آوازوں کے تمام سکّے پازیب کی روح سے دور پھینک دو
راستوں کو قید کر دو اور سولیوں کو سوچنے دو
اور دل کا مجرا سنو
پھولوں کو اپنے پورے لہو سے ہنس لینے دو
اور پھولوں کا مجرا سنو !
سوکھی روٹی کی آواز کہیں سے آ رہی ہے
مجھے تھوڑے سے بھوکے رنگ دو
اور زنجیر کے مجرے کی کڑیاں کھول دو

○

Scanned by CamScanner

ضد کی ٹاکیاں

رات جب میری آنکھوں پہ اتاری گئی
خدا دیکھ رہی تھی
اور آنکھیں چرا رہی تھی
ضد کی ٹاکیاں اپنے لباس سے چن رہی تھی
توبہ پڑھ رہی تھی
اور تلوار کا زخم دھو رہی تھی.....
میں پھر قید کر دی گئی تھی
اور اپنے جہل سے تنگ تھی
اور پروازوں کا مجھے دکھ تھا
زمین مجھے رٹ چکی تھی
اور آسمان اپنا بیان سنا چکا تھا........
چاند میرے دل میں ہی ٹوٹا تھا
اور خدا روز میرے دل میں آن دھڑکتا ہے
سورج روز آسمان پر بکھر جاتا ہے

○

Scanned by CamScanner

ذلت کے گرے دام تلے

ذلت کے گرے داموں سے اس نے اپنے آپ کو چھا
اور پھر کاغذ کی طرح دیکھنے لگی ......
اس نے اپنے دل کے لہو میں سرخ پھول تیرنے کے لئے چھوڑ دیا
وہ پھول کے دکھ میں مہکنے لگی
اور اندھیرے اپنی آنکھوں میں جمع کرتی رہی
اور وہ مفلس یوں تھی کہ ذلت کہیں بکتی نہ تھی
مردہ آنکھوں والے اس کی بینائی سے حاملہ کیسے ہوتے
کہ اس کی ذلت ابھی کنواری تھی
اس کی چوڑیاں جب بھی ہنستیں تھیں وہ ٹوٹ جاتی تھی
وہ جب بھی شاخ کی طرح جھکتی اس کا ایک پھول ٹوٹ جاتا
وہ اپنے زہر میں بجھی ایک بانسری ہے
وہ قدم قدم لحد لحد اترتی ہے اور روز قبر کی گواہی دیتی ہے کاغذ چنتی ہے
وہ اپنے جسم کے تنے سے اپنے گرے پتے اٹھاتی ہے
اور روز اپنی بند مٹھی میں سسک کے رہ جاتی ہے
وہ سوچتی ہے !
کاش انسان ہونے سے بہتر تو وہ گندم کا ایک پیڑ ہوتی
پھر کوئی پرندہ چہچہاتا تو وہ اپنے موسم دیکھتی

لیکن وہ مٹی ہے صرف مٹی
وہ اپنے بدن سے روز کھلونے بناتی ہے
اور کھلونے سے زیادہ ٹوٹ جاتی ہے
وہ کنواری ہے لیکن ذلت کا لگان سہتی ہے
وہ ہماری ہے !
لیکن ہم بھی اسے اپنی دیواروں میں چن کے رکھتے ہیں
کہ ہمارے گھر اینٹوں سے بھی چھوٹے ہیں

○

Scanned by CamScanner

جیل

میں زیادہ تر تنگی رہ جاتی ہوں
اور لوگ اپنی اپنی سزاؤں کو
پہنچ جاتے ہیں
لیکن میں ان کو رہا نہیں کروں گی
میں خود بدن کی جیل کاٹ رہی ہوں

○

Scanned by CamScanner

بھوک ہے کشکول

دکھوں میں آئی زمین پر چھاؤں نام کو نہ تھی
اور مجھے اپنے سائے سے سخت نفرت تھی
خدا نے میری دعا میں عذاب رکھا
تو شیطان نے میرا نام غضب رکھا
وہ لوگ قابل احترام ہوئے جو گناہ سے بھی چھوٹے تھے
میں مٹی پہ تھوک پھینکوں تو میری زبان جل جائے
لیکن میرے رب کے طفیل ایسا ہی ہوا
میرے مقدر کے کشکول میں مٹی تھوکتی
اور میں سکّے گنتی گنتی کشکول سے بھی گر گئی
بھوک نے بہت ناٹک کھیلے
اور میں انسانی کٹہرے میں اتر آئی
فرشتوں نے اپنی بھوک چبائی
اور انسان کی تاک پہ نظر رکھی
میں جو شریف آنکھوں کی مالک تھی
اور شیطان کی بھوک دیکھ رہی تھی
کہ آگ کی بھوک تڑتڑ لکڑیاں چبانے لگی
میرے گھر میں مجبوری کے قفل لگ گئے

Scanned by CamScanner

پھر انسان میرے گھر کبھی نہیں آیا
سائے کے ساتھ میں چراغ رکھتی
اور اپنی چتا کے لئے یوں چراغ ڈھونڈتی
جیسے من تنہائی کے بین سن لے
میری آگ مجھے تاپ رہی ہے
میری ہاں سپیروں میں بس رہی ہے
میں قدم قدم پر گھٹ رہی ہوں

○

Scanned by CamScanner

میں کون تھی

میں کون تھی
غلیظ آنکھوں اور مکروہ ہنسی والی
جھوٹی نیند والی
مسکراہٹ کو ٹانکے لگانے والی
زیرِ ناف رہنے والی
اور زیرِ ناف بچے کا چہرہ دیکھنے والی
میں کون تھی
تم کون تھے
شاید کوئی تیسرا ہمیں جان رہا ہو
نہیں نہیں میں کون نہیں تھی
نہیں نہیں تم کون نہیں تھے
پھر وہ دونوں کون تھے
وہ کوئی اپنے بدن سے بھاگے ہوئے
مٹی کے کھلونے تھے
جنھیں زمین بننا پسند نہیں تھا
وہ چور اور چورنی کی تلاش میں تھے
کہ کھلونوں کی طرح ٹوٹنے لگے

Scanned by CamScanner

اور لفظوں کا جوڑ توڑ نہ ہو سکا
کہ وہ دونوں اتنے بچے تھے
کہ لفظ انہیں سیکھ نہیں سکتے تھے

○

Scanned by CamScanner

دروازے یا تابوت

میرے لہو سے اداس آوازیں آتی ہیں
یہ ہے زندگی
جس کو خدا فانی کہتا ہے
دلاسے کی سبیل پر بار بار
پانی پینے جاتی ہوں
دشمنوں نے تنگ نظری سے کام لیا
مجھے تنہا چھوڑ گئے
کیا زندگی ہے
مفلسی کا سانپ دودھ پینے بھی نہیں آتا
ورنہ ستارا تو مٹی میں بسی ہوتی
تنہائی کے سمندر میں
کشتیاں ڈوب گئی ہیں
کوئی رات سورج نہیں تھامتی
توبہ میری قاتل ہے
جی چاہتا ہے اُتر جاؤں خنجر میں

Scanned by CamScanner

پیڑ جو بند آنکھوں سے بنایا گیا

وہ رتی رتی کنگن بنی
اور پھر چوری ہو گئی
اس نے اس کے لہو سے جھنڈیاں بنائیں
اور اسے اس کے ملک بتائے
موت سے زیادہ انسان کو دکھ پیارے ہوتے ہیں
نیت روٹھی ہوئی ہے کہاں تک انسان کو پیوند کروں
خدا سوچنے لگا !
کسی نے اپنے کفن سے گناہ چوری کئے
دل قدموں سے نکلا جا رہا تھا
جانے والا آواز چھوڑ گیا
مجھے انتظار رہے گا خواہ وقت نیلا ہی رہے
پرندوں کی چھاؤں پیڑوں میں ہے
میری آنکھوں میں کوئی دل مر گیا ہے
پھول سائے کے قدم گنتا رہا

○

Scanned by CamScanner

تم کون ہوئے !

اس نے رات جتنا سانس لیا اور مرد جتنا در کو دیکھنے لگی
در سے تاریک آوازیں آ رہی تھیں اور اس کی زبان کالی پڑتی جا رہی تھی
اس نے ڈرا ہوا دوپٹہ اتارا
اور کالی مخملی آنکھوں پہ آنکھوں سمیت چلنے لگی !
وہ کوڑھ سے زیادہ جب کڑھنے لگی !
تو ایک گھر دھم سے اس کے سامنے گرا اور اپنی کہانی سنانے لگا !
کہانی سنانے والی کی زبان کالی تھی......
وہ کہنے لگی !
میں گھر میں سب سے زیادہ لمبی تھی سو در بدر بھی جلدی ہی کر دی گئی....

یہ میرا پہلا گھر تھا
پانی تو تین وقت مل ہی جاتا تھا

Scanned by CamScanner

جوٹھا پانی۔ ادھورے بچے

پانیوں کی کان سے تم نے جوٹھا پانی مانگا تھا
اور جوٹھی چادر میں اپنا شکار کیا تھا
اور جوٹھے پانیوں سے اپنا کٹورا بنایا تھا.....
سو فیصلہ زمین سے پہلے ہو چکا تھا !
اور کم کم عورت نے دیکھا، یہ بھی ہے !!
جانتی تھی اس ثواب میں بھی خدا ہے

عورت جب اپنی کوکھ میں مرتی ہے
تو تمہارے پاس اتنے کاندھے نہیں
کہ اسے مٹی تک لے جاؤ........
مٹی کی مزدوری میں انجانے قدم بھی ہوتے ہیں
جنھیں کوکھ دہراتی ہے
مٹی اپنے ساحل پہ کئی رنگ رکھتی ہے
کہیں سے پوری
کہیں سے ادھوری
کون آیا ہے
ادھورے بچے کی میّت تک لذّت کی چادر لئے

Scanned by CamScanner

اپنے اعضاء تھوکتا ہوا
مرنے والوں سے مزدوری مانگنا
ان کی کوکھ مٹی سے بھی گہری ہوتی ہے
بچے کا فاقہ قبول کرنے والی
آنکھ سے زیادہ بچی
اور نہر سے زیادہ پیاسی ہے......
جوٹھا پانی کس کی پیاس ہے
پوری ماں کے ادھورے کی یا جہاں عورت قید ہے

بنجر زمینوں پر گھر بنائے جا سکتے ہیں
اگر مٹی رزق کا وعدہ کرے......
ایک چادر تمہیں کتنے بدن درے
تم نے میری بھوک (Cash) کی ہے
تم نے میری قید پر قہقہہ لگایا۔
اور مجھے اپنے تسموں سے بھی زیادہ کس دیا
جسم پر پڑے ہوئے نیل اور ٹوٹی انگلی سے کچھ نہ کچھ تو لکھ دوں گی
تم میرے کتے کی زنجیر نہیں خرید سکتے
پہلے شاعر کا مذہب اور اس سے پہلے شاعر کا مذہب تیرا ذائقہ بن گیا
سو مجھے سوکھے ٹکڑوں میں بھی خصم نہ ملا
صدیوں تک میرا ادھورا بچہ کوئی نہیں ڈھونڈ سکتا......

Scanned by CamScanner

رحم اور گندم سے اٹی عورت
اب میرے فٹ پاتھ سے گزرے گی......
اپنے سینے سے گندم ہٹا دو
اور ان کی سبیلوں پر رحم کا چندہ مت دو
تا کہ غیرت کے یہ پیڑ ہمارے دنوں سے ہمیں جھٹلا نہ سکیں
ہمارے خمیر میں بہت نمک ہے
سو ہماری بھوک، ہماری آنکھ، ہماری قید
ہنائے دھوئے گھوڑے سے مکالمہ کر سکتی ہے.....
آج میدانوں میں روٹی تقسیم ہوتی ہے
لیکن میری کوئی عورت صرف شکم تک نہیں ہے......

○

Scanned by CamScanner

ساتویں آسمان کی باتیں

ساتویں آسمان کی باتیں مشہور کیوں ہیں
مجھے بتا دو!
تمہیں قسم ہے دوسری دنیا کی، یا اپنی دنیا کی
ہمسایوں کی دیوار سے دو اینٹیں نکالیں
بے پردہ کون ہوا!
تمہارے جوتے پہن کر کہیں دور نکل جاؤں گی
اپنی چادر سے بھی دور اور اپنے تکیے سے بھی دور
عزّت! کیا بات کرتے ہو
عزّت ازار بند کی پابند نہیں
عزّت تو ناخنوں میں پھنسی ہوئی ہے
گندگی کا سیلاب ہمارے سروں سے اونچا ہو جائے گا
جب بھیڑوں کے گھر پرندے
پرندوں کے گھر بھیڑیں پیدا ہونے لگیں گی
سچ کہا تھا پیدا ہونے والے نے
کہ اس پیڑ کے سائے میں عجائب گھر ہے
جہاں لوگ بڑی بڑی داستانیں سناتے ہیں
روتے ہیں، بس روتے ہیں

Scanned by CamScanner

سب اپنے قلم کے لئے روشنائی مانگتے ہیں
ان کتابوں سے جن کے ورق بھی پڑھے نہیں گئے
تیز چلاؤ رکشا، دیکھتے نہیں،
ہر سگنل پر میں قید ہو جاتی ہوں
اس سڑک پر میں کتنی بار قید ہوئی اور کتنی بار رہا

ہم سر پر کفن باندھ کر پیدا ہوئے ہیں کوئی انگوٹھی پہن کر نہیں
جسے تم چوری کر لوگے

آنے دو جانے دو چھٹ جائیں گے دشمن
میرا دل شام میں تمہارا مداح ہوا
میں تو سادگی میں پیوند لگا نہیں سکتی
دل میرا بادل نہیں آسمان ہے
آنکھ سمندر، زبان جنگل
نیت پلک جھپک رہی ہے
پیاسی خواہش دوپٹہ اوڑھے جا رہی ہے
باہر نکالو کتے کو، ٹوٹ گئے برتن
دنیاوی حقیقتیں آج پیدل ہیں

وہ، وہی وہ
جسے میں نے ابھی تک نہیں پایا

○

Scanned by CamScanner

ملامت

میں نیند میں آنکھیں رکھتی ہوں تو اور جاگ جاتی ہوں
رات پورے لباس میں ہے
میں اپنا عکس دہراتی ہوں
شاید اس کی گھڑی میں ایک کا ایک وقت ہو گیا ہو
میں سیکنڈ سیکنڈ چلتے ہوئے ملامتی ہوئی
اور سگنل کی قید میں آ گئی
آزادی کا علم تو سینہ پیٹنے تک ہے

○

Scanned by CamScanner

لفظ کی بیساکھی

گھنگھرو اپنی آواز میں بین کر رہے تھے
ایک کونے میں بوڑھی عوت اپنے بوسیدہ دانتوں سے ہنس رہی تھی
جیسے یہ ہنسی اس کی تمام زندگی کی کمائی ہو
دروازہ جس سے ان گنت قدم لپٹے ہوئے تھے
اور چادر جو نہ جوان تھی اور نہ بوڑھی تھی
قصائی آنکھوں والے اپنے ارادے الٹ پلٹ رہے تھے
وہ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا اور اس کی آنکھیں سسک رہی تھیں
اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے گھنگھرو بہت دکھی ہوتے ہیں
عورت پاتال تک ناچ رہی تھی اور ہر تال پر مر رہی تھی
اسے ایسے لگا یہ موت سے ذرا سی پہلے کی زندگی ہو
ہنسی موت کی ہنسی
عورت اٹھنّی چونّی سے جڑی ہوئی عورت نے اس کی طرف دیکھا
وہ آنکھیں مریم کی آنکھیں تھیں اسے تو ایسا ہی لگا تھا
وہ بار بار اس کے پاس آتی
شاید انسان یہاں ہو !
پھر اپنے لوٹتے قدموں پہ لوٹ جاتی
وہ ناچتی رہی اور آنکھیں گرتی رہیں
رات اپنے بٹن توڑ رہی تھی

Scanned by CamScanner

اور سورج چوری ہوتا جارہا تھا
وقت اپنا پھن کاڑھے اجنبی کے پاس آیا
تم !
کون ہو تم عورت نے پوچھا میرے سکے نہیں بڑھاؤ گے
چادر کی عمر نہیں بڑھاؤ گے
میری چیخیں نہیں سنو گے
نہیں بہن !
بہن کے لفظ پہ وہ رو پڑی جیسے کوئی سانپ کسی کو ڈستے ڈستے چھوڑ دے
وہ سیڑھیوں میں کھڑے تھے
اور سوچ رہے تھے کوئی چاپ ہمیں نہ ڈسے
یہ کون سا ڈر تھا
جہاں عورت بعض لفظوں سے بچھڑ چکی تھی
جبھی تو روئی تھی
لفظ جب کسی سے بچھڑتا ہے
کتنا یاد آتا ہے
یہ دونوں کون تھے
میرا خیال ہے انسان سے افضل تھے
اور پہلے جنم میں مٹی کے کھلونے بنایا کرتے تھے
اور وہ عورت بچپن سے ضدی تھی لیکن محبت کا ایک بھی کھلونا اس کے پاس نہیں تھا
آج وہ اپنے ماس سے عاجز تھی اور روٹی سے زیادہ سستی تھی
اسے سورج نے رنگا ہوتا تو وہ ایسی نہ ہوتی

Scanned by CamScanner

بلکہ وہ ایسی نہیں تھی وہ تو صرف بہن تھی
لیکن وقت کے پنجوں نے اسے کھرچ ڈالا تھا

اجنبی !

اس کو دلاسہ دینے لگا وہ روتی رہی
تم مجھے نہیں لوٹو گے میرے دوپٹے پر بہن کاڑھ دو گے
اور مجھے یوں ہی بے لفظ چھوڑ جاؤ گے
گھنگھرو کی تال جب اور گہری ہوئی

انہوں نے اپنی اپنی سمت سوچی
اور دونوں ہنس دیئے
وہ کون سی دنیا میں پہنچ گئے تھے
اور اجنبی گھنگھرو کا بین اپنے سینے میں رکھے
سیڑھیوں سے اتر گیا

○

Scanned by CamScanner

پچھلے پہر

تاریکی جو میری آنکھوں سے گر رہی تھی
اور زندگی جو میرے لباس سے اڑ چکی تھی
اور آگ کا بدن جو کُوڑے کی اٹھان سے اٹھ رہا تھا
اور میری نیند جو کسی کی آنکھوں میں گر پڑی تھی
اور وقت انتظار کی رسّیاں کتر رہا تھا
میں گھر میں مر رہی تھی اور گھر مجھ میں مر رہا تھا
میں اپنے ہر جبر کی ساتھی تھی لیکن انتظار سے زیادہ شور مچاتی تھی
ضمیر کے جوتے بہت شور مچاتے تھے
تو میں اپنے در سے میخوں کو نکالنے لگی تھی......
چاہتوں کی سولیوں پہ میرا دل نگان تھا
اور رات میرے دل میں مر گئی تھی!
میرے لباس پہ دھجیاں ہنستی تھیں.....
اور دشمن کے سائے پہ دشمن کے قدم رکتے تھے!
خدا وقت ہو کے رہ گیا تھا
دعاؤں کا عذاب مجھ پہ لازم تھا
اور رحم خدا کا گھر تھا......
ملامت اپنے ہجر میں میری قاصد تھی!

Scanned by CamScanner

ننگے پیر

آنکھ !

تیرے بادبان
کورے لٹھے کے بنے ہوئے ہیں
مٹّی انسان کو دفن بھی کرتی ہے
اور بھوک بھی دیتی ہے
راکھ سے برتن جلا رہی ہوں
کہ جلانے کو کچھ نہیں
وہ نیند کو ادھورا چھوڑ گئے
برف مجسمے نے سنا
اور کسی چشمے میں بہتے ہوئے جا بسا
چٹان کا پتھر
دل سمندر میں گرا
"اس نے شعاعیں جسم کے گرد لپیٹ رکھی تھیں
سورج آسمان کے ساتھ لٹکا ہوا تھا"

○

Scanned by CamScanner

بیٹے !

بیٹے زندگی کی دعا نہ دے بیٹے
پیڑوں کی چھاؤں زخمی ہو گئی ہے بیٹے
میرے پاس ایک خوبصورت دل ہے
اور دو گناہ گار آنکھیں ہیں
زندگی میں نہ سورج کو کبھی آباد ہوتے ہوئے دیکھا ہے
اور نہ چاند کو آباد ہوتے ہوئے دیکھا ہے
میں نے جو سچ بولے تھے
وہ میری آنکھوں کی دلدل سے دھنس چکے ہیں
جہاں جاتی ہوں لوگوں کی زبان ناپاک ہو جاتی ہے
میں اپنی ماں کے صبر جہل سے پیدا ہوئی
اور پھر اپنے جہل کی جھونپڑی سے نکلی تو ننگی ہوئی
پھول کھلنے تک بھوک لگ جاتی
اور روٹی جو اصل میں مکر تھی
میرا مکر ہو گئی

Scanned by CamScanner

وقت کے ڈسے ہوئے ہاتھوں سے

انسان کو لگی ہوئی بھوک اپنے لہو سے آٹا گوندھا۔۔۔ اور بے شرم ہو گئی

بیٹے !

اگر ایک ہاتھ میں پودا اگاتی ہوں تو دوسرے ہاتھ میں بھوک اگ آتی ہے

زندگی میں بہت سے لوگ مجھ سے چھاؤں مانگنے آئے

لیکن روز اول سے سورج مٹی سے نفرت کرتا تھا

اور مٹی کی زبان میرے قد سے زیادہ دراز تھی

بیٹے !

پھر میرے پستانوں سے زہریلا دودھ پھوٹ پڑا اور میرے تمام بیٹے ہوا سے
پہلے مر گئے

بہتے پانیوں کے دوپٹے مٹی میں مرنے لگے

بیٹے !

بھوک سے پہلے آگ روٹی کو چکھتی

اور پھر ایک دن آگ کے جوٹھ سے

انسانوں کی آنکھوں میں کان رہنے لگی

چیزیں سچی نہ رہنے لگیں

پھر بیٹا !

ماؤں کی تقدیر آنکھوں سے لکھی جانے لگی

اور دلوں سے کورے کاغذ گرنے لگے

اور ایک دن اینٹیں بھی انسان سے روٹھ گئیں

Scanned by CamScanner

پھر جنگل کی چھاؤں بھری گود لٹ گئی
ٹھوکریں، قدم سے پہلے بازی جیت جاتی ہیں
رات کی چادر سے روز میرا ہاتھ میلا ہوتا ہے
میں نے خاموشی کے ٹکڑے کر دیئے تو رہوں گی کہاں

○

Scanned by CamScanner

گواچی لکیر

ساری چیزیں کھو گئی ہیں
آسمان کے پاس بھی کانٹاتک نہیں رہا
جبھی تو مٹی میں بولنے والے بولتے نہیں
کونج بھی گونگی ہو گئی ہے
رب بھی نہیں بولتا
ساری چیزیں کھو گئی ہیں
میرے برتن
میری ہنسی
میرے آنسو
میرے مکر
ساری چیزیں خالی ہیں اور کھو گئی ہیں
بچوں کے کھلونے
اور میرے شٹاپو کا کوئلہ وقت لکیر گیا ہے
آنکھوں میں کوئی شکل نہیں رہ گئی
ساری چیزیں کھو گئی ہیں
میرے چہرے
میرے رنگ

Scanned by CamScanner

میرے انصاف
جانے کہاں کھو گئے ہیں
دل کا چہرہ آنکھ ہوا جاتا ہے
مذاق پرانے ہو گئے ہیں
ہنسی چارپائی کس رہی ہے
چاند کی رونمائی کے لئے سورج آیا ہے
تو آسمان کھو گیا ہے
سلوک بھی کھو گئے ہیں
وہ بھی کبھی نہیں آئے
جن کے لئے آنکھیں رکھی تھیں
اور دل ختم کئے تھے
آنکھوں کو رسول کہا تھا
اور دل کو رب کہا تھا
ساری چیزیں کھو گئی ہیں

○

Scanned by CamScanner

ازار بند

جدھر جاتی ہوں چاند میں کیڑے پڑ جاتے ہیں
اور لوگ مجھے گننے لگتے ہیں
تو میرا قصور ان کی ماں کا قصور بن جاتا ہے
میں سورج کو جنم دینا چاہتی ہوں
تو لوگ میرے ازار بند کی طرح چھوٹے ہو جاتے ہیں
میں مرنا چاہتی ہوں
تو میری قبر زیرِ ناف رنگتے ہیں
مرد آنکھوں کو اجازت ہے
کہ بدن سے مخبری کریں
پر میری آنکھوں میں آگ لگی ہوئی ہے
یہ آگ کچھ راز رکھنا چاہتی ہے
وہ راز میرے مرد سے بھی بڑا ہے
سورج آخری سانس لے بھی چکا
لے پتھر ہوئی
تصور کی آخری پناہ پر آنکھیں بند کر لیتی ہوں
تو لوگ میرے اعضاء میں ناچتے ہیں
میں کسی بھی شادی سے آزاد ہوں
کہ ہمیشہ میرے مرد کا سایہ نہیں ہوتا

Scanned by CamScanner

شاید مٹی مجھے پھر پکارے

سُن !
دریا اپنی مٹھی کھول رہا ہے
سُن !
کچھ پتے اور پتوں کے ساتھ کچھ ہوا اکھڑ گئی ہے
جنگل کے پیڑ ارادے
زمین کو بوسہ دے رہے ہیں
چاہتے ہیں، دریا کو مٹھی کا جال لگائیں!
آنکھیں منظر تہہ کرتی جا رہی ہیں
سمندر مٹی کو چوکور کر نہیں پا رہے سن
گلی لَے پہ پھنکار رہی ہے
اس میں جلے ہوئے کپڑے پھینک
زینے گلیوں میں دھنے جا رہے ہیں
جسموں سے آنکھیں باندھ دی گئی ہیں
بہتے ستارے تجھے عکس کر رہے ہیں
تیرے پاس کوئی چہرہ نہیں
بتا !
جنگل سے لوٹنے والوں کے پاس

Scanned by CamScanner

میرے لفظ تھے یا مورت
کئی جنم بعد بات دہرائی ہے
میری بات میں جاگ مت لگا، میری بات بتا
بتا !
بوجھل سائے پہ کتنا وزن رکھا گیا تھا
سُن !
موت کی چادر تمہاری آنکھیں ناپنا چاہتی ہے
کیڑے اس چادر کو چھید چھید کر دیں گے
چادر میں پہلے ہی سی کر لائی تھی
کیا پیمانہ زنگ آلود تھا
یہ چادر تمہیں مٹی سے دور رکھے گی
ایسی حد؟ ایسی حد سے میرا وجود انکار کرتا ہے
تمہارا وجود تو پرندے رٹ چکے
تمہاری زبان کہیں تمہاری محتاج تو نہیں

میرے اعضاء پر اعتبار کر
میں حیرتوں کا انکار ہوں
مختلف رنگ کے چراغ!!
اور پانیوں کی زبانیں
آدمی انسان ہونے چلا تھا کہ کنواں سوکھ گیا
کیا آدمی نے کنوئیں میں نفرت پھینک دی تھی

Scanned by CamScanner

ہنیں !
وہ صدا گنبد کو توڑتی ہوئی
تھوڑا سا آسمان بھی توڑ لائی تھی
چادر اور آواز کو تہہ کر کے رکھ دو
لوٹنے تک، میری آواز دھرتی پہ گونجتی رہے
جیسے جیسے تم جاؤ گے
ختم ہوتے جاؤ گے
تم دو آنکھیں رکھنا، مگر فاصلے کو بیدار مت کرنا
"آنکھوں کی ٹک ٹک سارا جنگل جانتا ہے"

تم خاموش رہنا
اور ہاں، زبان کا علم اپنے ساتھ لیتے جاؤ
تم پیڑوں اور چڑیوں کی گفتگو سننا
آبشاروں کے وار سہنا!
میں یہ ٹکڑا آسمان کا رنگنے جا رہی ہوں

رخصت ہو رہی ہو
آنے کا وعدہ ہے

وعدے چھو کھٹ گھڑیاں جوڑ جوڑ کر بنائی گئی ہیں
وعدے کو کھڑاؤں مت پہناؤ!
چاپ کا اقرار دیکھ، میرے قدم کی رکھوالی کرتی ہے

Scanned by CamScanner

میں اپنے چراغ کی لو سے
تمہاری جھونپڑی باندھے جاتی ہوں
کو اور یہ جھونپڑی
جس وقت اپنا اپنا دم توڑ دیں
تو سمجھ لینا
میں کوئی زندہ نہیں رہی ہوں گی
دیا تاریکیوں کو چوکنا رکھے گا
سانس تپ چکے
اور مٹی مجھے بلا رہی ہے
اچھا! چراغ اور چادر کو باندھ دو
حیرت ہے!
تم حقیقت کی تیسری شکل نہیں دیکھنا چاہتے
آگ کو کوزے میں بند کر دو

اور

یہ رہا چراغ اور چادر

یہ تو راکھ ہے؟

"یہ راکھ نہیں میرے سفر کی گواہی ہے"

○

Scanned by CamScanner

اے میرے خدا

میں ٹوٹے چاند کو صبح تک گنوا بیٹھی ہوں
اس رات کوئی کالا پھول نکلے گا
میری نیت کی سولی ثواب ہوئی
نیت کا لباس اشارہ ہوا
میں ان گنت آنکھوں سے ٹوٹ گری ہوں
اے میرے خدا
میں نے تیری آنکھیں تراشی تھیں
اپنی دعا نہیں
میرا لہو کنکر کنکر ہوا، ہاتھ سناٹا ہوئے
میرے پہلے قدم کی خواہش دوسرا قدم نہیں
میرے خاک ہونے کی خواہش مٹی نہیں
اے میرے خدا
میرا دکھ نیند نہیں
تیرا جاگ جانا ہے
کون میری خاموشی پہ بین کرتا ہے
کون میرے سکھ کے کنکر چنتا ہے
"یہ روز کون مر جاتا ہے"

Scanned by CamScanner

چراغ کا دکھ دیواریں چنیں
سناٹوں کا دکھ میرا جیون چنے
اور دکھ میری آنکھیں چنیں!
جاگ آپاہج بچوں کے رب!!
کہ میری انکھیں جواں ہوئیں
مردہ دریاؤں میں ہاتھ کی لکریں بہہ گئیں
پیاس کوری ہوئی
"نیت کی آستین پہ رات پھنکارتی ہے"
اور وقت کی سلاخوں پہ انسانوں کے چراغ جلائے جاتے ہیں
میں اپنے لہو سے اپنے جذبے چنتی
تو میرے ہاتھ جل جاتے........
وقت کی انگیا میرے پستانوں کو دودھ پلانے چلی
اس بھوک کا میرے بچوں کے ساتھ
انکار دیکھ!!

○

Scanned by CamScanner

پرندہ کمرے میں رہ گیا

رات نے جب گھڑیوں سے وقت اٹھالیا!!
گھنٹی کی تیز آواز نے سارے پردوں کا رنگ اڑا دیا
کمرے میں چار آدمیوں نے اپنی اپنی سانسیں لیں
سانسیں مختلف رنگوں میں تھیں
ایک آدمی پرانے کیلنڈر پر نشان لگا رہا تھا
دوسرا نیا کیلینڈر ہات میں مروڑ رہا تھا
تیسرے کا چہرہ چوتھے آدمی کے چہرے پر لگ گیا تھا
آدمی تین تھے!

یہ تین سمتیں چوکور کمرے کے خالی کونے کو دیکھ رہی تھیں
انہیں تین سمتوں کو کل سارا شہر بننا تھا
وہ تینوں کمرے کے تینوں کونوں میں جا کر کھڑے ہو گئے
اور سوچنے لگے
کس کا کونا ہے جو خالی رہ گیا ہے
اچانک پردہ ہلا!
اور ایک پرندہ اس کونے میں آکر بیٹھ گیا
تینون کے منہ سے نکلا "معصوم"
انہیں پتا چلا کہ وہ وقت کی قید میں تھے!

Scanned by CamScanner

تینوں نے آگ جلائی

اور بولے!

آگ جلنے تک یہ سمتیں، ہماری رہیں گی

"آگ چوتھے کونے میں لگائی گئی تھی"

زندگی کے رخ بڑھتے جا رہے تھے

سورج نے چار کرنیں کمرے کے اندر پھینکیں

انہوں نے پانچ پانچ گز کا سنہری پن اپنے گرد لپیٹا

سورج کی تین باہنیں ٹوٹ گئیں

انہوں نے اپنی ایک ایک انگلی کاٹی

اور بولے!

"ہم نے اپنی انگلیوں سے زندگی کا سکوت توڑا"

پرندہ کمرے میں رہ گیا......

○

Scanned by CamScanner

قبرستان

کیا خاموشی قبروں کا شک ہے؟
ہنیں مٹی کی گود قبروں سے اور جنم سے پہلے کی بات ہے
قبرستان حاملہ ہوئے موت سے
اے مٹی ماں تو اپنے بچوں کے
مردہ دل قبول ہنیں کرتی.......
اے مٹی! اے میری مردہ ماں مٹی
تو کب تک اپنے بچوں کو مردہ دودھ پلاتی رہے گی
قبر کتبے سے زیادہ سچی ہے
اور آنکھیں زہر سے بڑی ہوتی ہیں.......
میرے پاس آنکھوں کا شک ہے
اور مٹی کی کوکھ آنکھوں کی کوکھ سے بڑی ہنیں ہوتی
میرے دکھ سے میرے کپڑے جل گئے ہیں
یا اللہ، اے رب میں ننگی دعائیں کہاں رکھوں:
مٹی سے میرے گناہوں کی بو آتی ہے
قبروں پر پھیلی چھاؤں زندہ ہے
اور موت سے زیادہ ہنس رہی ہے

○

Scanned by CamScanner

آگ برساتی بارشیں

تم کیا سوچتی ہو !
آگ میں بجھا ہوا موسم سوچتی ہوں
بادلوں سے بارش
اور بارش سے زمین تک اترتی ہوں
اور سوچتی ہوں
تنہائی کی آگ کتنی چیخ رہی ہے
جیسے اکیلا چاند اور اکیلا سورج
اکیلی زمین کی رکھوالی کرتا ہے
جس کمرے کے اندر میں نے صدیاں گزاری ہیں
وہ بھی پرایا ہے.......
اور آنکھیں کتنی پرائی ہیں
کہ ہر وقت میرے دکھ ڈھونڈتی رہتی ہیں
دل سا خواب کس نے دیکھا تھا
میں کبھی جھوٹ نہیں بول سکتی
کہ بارش رنگی ہوئی نہیں ہوتی

○

Scanned by CamScanner

ہڈیاں چننے آئی

رات پورے لباس میں ہے----
رات تو پھر ملنے کے لئے بچھڑ جائے گی
لیکن اپاہج بچہ کبھی نہیں ملے گا
چھ منٹ کی بھوک آدھے منٹ کا انسان
وہ سامنے سارا حرامزادی بدک گئی ہے
جیسے پھر کبھی کوئی چوراہا نہیں آنا
میں فاصلوں کا بین کیسے کرتی
گواہیاں تھوک چکی ہوں
آخری پائی تک ٹھیک رہتی ہوں پھر کتیا کہلانے لگتی ہوں
جذبوں کی پرکار انسان پہ زاویے بناتی ہے
میں خالی جھولا اس لئے جھول رہی ہوں
کہ نیکیاں مجھے رٹائی گئی تھیں
میں نیکیوں کی زبان بولنے لگی تھی
جنم کے لئے میں نے نئی آنکھ دریافت کی
وہ بھی اپاہج نکلی
جانتی ہوں نماز مجھے نہیں پڑھے گی
کیا سنوں کیا سناؤں

Scanned by CamScanner

کہتے ہیں مٹی کی ماں ہو
"حالانکہ اپاہج بچہ تک میرے پاس نہیں"
کوئی برا کہہ دے تو اچار تک بھول جاتی ہوں
میں اپنی سگریٹ کی اوقات اچھی طرح جانتی ہوں
میں نفرت کرتی ہوں اپنی نیت سے اپنے جذبوں سے
جنھوں نے میرے جسم سی پٹاری میں پھنکارنا سیکھا ہے
وہ زندگی کیا جو ایک اپاہج بچے کو مکمل نہ کر سکے
ان کے اعضا اتنے اُگ چکے ہیں کہ میری جھونپڑی تک نہیں بن سکتی
خالی خالی دعائیں مانگتی ہوں
میری اوقات کے ڈھونگ دیکھو
ورق کا فرش دھونے بیٹھ جاتی ہوں
لکھنے آئی ہوں کہ اپنی ہڈیاں چننے آئی ہوں

○

Scanned by CamScanner

ہوا چراغوں سے ضد کرتی ہے

یہ آنکھیں ہیں کہ زخم
یہ سورج ہے کہ پھنسی آواز
یہ چاند ہے کہ دکھ
یہ مٹی ہے کہ راز
یہ پرندے ہیں کہ موسم
یہ قدم ہیں کہ یاد
چاند بادلوں کے ساتھ لک چھپ جانا کھیلتا
ہم ڈالیوں کی لچک اور اپنے جسم کی لچک کی روانی پہروں قائم رہتے
پاؤں دوسرے پیڑوں کے سائے کو چھو آتے
ہوا چراغوں سے ضد کرتی
اور چراغ نے تیلیوں کے عوض جنم لیا ہے.....
چیزوں کو اڑاتا سورج
ایک روز اپنے مزاج کی کمی میں آیا
ہوائیں سورج کو چاٹ جاتی ہیں
پہاڑ پہ میرا پنجہ رہ گیا
چال میری اٹک گئی
میں سفید سورج اور سفید لباس میں جا رہی تھی

Scanned by CamScanner

دروازے کو میں نے ننگا کیا اور دروازے نے مجھے.....

مجھ پہ خاک پڑی
میں نے جوتے فروخت کر دیئے
میرے پائنچے سمندر میں
میرے دوست سمندر! میرے بٹن تیرے سینے میں کہیں دفن ہیں
میں نے پتھر چنے اور کیاریوں میں بھر دیئے
میرے آنگن کے پودے کی قمیض میں کسی نے بٹن ٹانک دیئے
پودا بڑھ گیا میری دیوار چھوٹی پڑ گئی
جیسے آسمان کا گنبد ایک گھر گرا جاتا ہے
میں نے ہاتھ کی سلوٹیں گنیں
اور اپنا قد چادر کر دیا
اور ہاتھوں میں اندھیرا قید کر لیا
جیسے وقت میرے سراپے کو نئی اور پرانی گھڑیوں کی سوئیوں سے سی دے
میرے بٹن !
پرانی گھڑیوں کی سوئیوں اور چادر کے تار سے بٹن لگا دیتی ہوں
تمہارا دوسرا سراپا !
میری ماں فوت ہو چکی ہے
تمہاری چادر کے دو تار کم ہو گئے
میرے تین سراپے تھے
یہ چادر بھی لے لو اور پرانی گھڑی کی سوئیاں بھی
اور گھڑی جو شاید دیوار ہو چکی تھی

(سوگندھی)

میرے جسم میں تنا ہوا
تمہارا جسم بھی نہیں بتاتا
کہ سوگندھی کہاں ہے
لوگ گناہوں پر بھی جھوٹ بولنے لگے
آنکھیں تو پہلے ہی کالی تھیں
باپ بیٹی کے ساتھ اس لئے سویا
کہ اس نے اپنی بیٹی کو جنا

ماں !
مجھے میرے باپ کے نام سے لکھتی ہے
کیا ماں اور ماں اور ماں سوگندھی نہیں
حوا کا نکاح پڑھانے کے لئے
کوئی آسمان سے نہیں اترا تھا !
میں بھی حرام کی، تم بھی حرام کے
لوگ خوف رکھتے ہیں
لیکن سوگندھی سے بھلا کتنا اور کتنا ڈرا جا سکتا ہے
کہتے ہیں !
سوگندھی نے سوگندھی پہ نظم لکھی ہے

Scanned by CamScanner

بات لگتی ہے جب دن کالا ہوتا ہے
میں نے انکار سے دیکھا
لوگ سچ بول رہے تھے

آج !
میں اپنی شرمگاہ پہ سر رکھ کر سو جانا چاہتی تھی
میں نے دیکھا !
عورت ایسا نہیں کر سکتی
کیسا عذاب ہے، سر کاندھوں تک ہی ساتھ دیتا ہے
بعض لوگ مجھے صدی بھی کہہ رہے ہیں
لیکن قبرستان میں کسی بھی کتبے پہ سوگندھی نہیں لکھا ہوا....
کیا تنہائی بھی اتنی شرکت کر سکتی ہے
تم شاید کبھی نہ بول سکو

تنہا نہیں ہونا
میری زندگی میں کبھی کوئی تنہا نہیں آیا
اس لئے جانے کتنے مردوں کو بھولی بیٹھی ہوں
دیکھتے دیکھتے نیت سوگندھی ہو جاتی ہے
تو پھر، میں ہی، میں ہی، سوگندھی ہوں

Scanned by CamScanner

کہاں سے آئے یہ ہاتھ

کہاں سے آئے یہ ہاتھ
میں سراپا مار سکا لیکن یہ ہاتھ نہ مار سکا
ان ہاتھوں کی پگڈنڈی بنا دو

اور ہتھیلیوں پر بہت سی آنکھیں جھک گئیں
ہتھیلیوں پر دیکھنے والوں کے نام تھے

پتلیوں سے کورے کاغذ گرنے لگے
تو ہاتھ سے ہاتھ پیدا ہوتے چلے گئے

O

Scanned by CamScanner

میں دیواری نہیں

گھر کی کتنی دیواریں ہیں

تمہارے گھر کی دو دیواریں پڑوسیوں کی دیواروں سے بنائی گئی ہیں
تیسری میں روشن دان
اور چوتھی میں راہ

تو میں دیواری نہیں
چلو زبان پہ تمہارے سراپے کا داغ رکھا
اور میری آنکھوں نے پہلی بار گدلے پانیوں سے نگاہ کی

○

Scanned by CamScanner

ہوا جانے اور وہ چندی

اندھیرے میں زبان لپیٹ لیا کرو
یہ اندھیرے چراغوں کی سی سرگوشی کرتے ہیں
تم لفظوں کے لنڈے بازار میں ہو
آہٹ کو زخمی مت کرنا
کمرے کی جھلملاہٹ آئینوں میں دیکھنے لگو
تو ہر بات کو سچ مت سمجھ لینا
آئینہ وہی رہے گا
تیرے اوپر لو کے وار ہوں گے
آنکھوں کے حصار اور آگ کی لپیٹ دوڑتے لہو کو دھجی دھجی کرتی ہے
کتنی آنکھوں میں پھنس پھنس کر سانس لوگے
اور آتے ہی کہہ دیتے ہو
میری آنکھ آئی ہوئی ہے........
قمیض کی چندی پہلے گلیوں میں داستان سناتی ہے
پھر ہوا جانے اور وہ چندی

○

Scanned by CamScanner

میرے دکھ تیرے سکھ

سلاخیں داغتی ہیں میرے دکھ تیرے سکھ
ہم سانس دبے قدموں چوری کرتے ہیں! پلّے
اور ہوا کو جان دیتے ہوئے پھڑ پھڑاتے پردے، پھاڑ ڈالتی ہیں....

ہوا!
پتّا پکڑے
باورچی خانے۔ بازار۔ بھوک۔ نیند
اور دریا کے سامنے پتّا کھول دیتی ہے

میں نے تھوکا
تو کائنات سے باہر جھانک بھی لیا

Scanned by CamScanner

میرا رب

آیتوں کی سرگوشی ادھوری بات ہے
سن !
آسمانی آوازیں میری قرض دار ہیں
اور میرے ایک آنسو کی موت پر
جنت میں میری قبر بنا ڈالتی ہیں
تم سوئے ہنیں، خدا کا لہو سو رہا ہے
ہاں کشکول میں پڑے ہوئے سکے مری ہوئی دعائیں ہو گئی ہیں
تم کون ہو ؟
میں آدم کے بچوں کی داشتہ ہوں
لیکن تم تو چار دیواری کے نام سے مشہور ہو
عورت کی قبر ہمیشہ بغیر کتبے کے ہوتی ہے
تو غار کا اندھیرا تیرے شکم سے کیسے ٹوٹا
میرے قدموں کو سجدہ کرنے کی عادت پڑ گئی تھی
ساتواں بت
میری شرم گاہ سے اپنی محبت کی تکمیل کرتا تھا
اور میرے پستانوں سے اپنی نہروں کے سینے چوڑتے کرتا تھا
اے مٹی میں پیوست میری دھاروں سے روٹھے ہوئے

Scanned by CamScanner

اور میرے جسم سے سیراب ہونے والے میرے بیٹو
میں ساتویں بت کی بیوی ہوں
ڈھونڈتے ہو گلیوں میں میرا مکان
چار زخموں کے اقرار پر
میرا آٹھواں بت مت تراشو
یہ وقت شرم گاہوں کا نہیں
آنکھوں کا انسان بنانے کا وقت ہے

○

Scanned by CamScanner

بدی

خاک پڑھتی ہوں اور توبہ کی پڑیا پھینک دیتی ہوں
میں چوڑیوں کی رٹی رٹائی چورنی ہوں
اور گناہوں کو ٹانکے لگاتی ہوں
چاند بھر روتی ہوں
اور رنگ ساز کے پاس جاتی ہوں
کلسے سے نام پڑھتی ہوں
اور بال کھولے پھنکارتی ہوں
اور کہتی ہوں
آنکھیں زیادہ ہو جائیں تو انسان جمع نہیں کیا جا سکتا
گناہوں کے ننگ پہ توبہ تھوکتی ہوں
اور ثواب بھر ہاتھ کھولتی ہوں
آنکھ سی رنڈی ہوں ۔ دل سے بستر پہ سوتی ہوں
میں بدی ہوں
پانیوں کی کمانیں کیا سمندر شکار کرتی ہیں
میں توبہ کی طرح خدا کو سہتی ہوں
اور دکھ کے پیٹ سے نفرت نکال پھینکتی ہوں
چادر پہ ننگی بھوکی رہتی ہوں

Scanned by CamScanner

دعاؤں سے ہاتھ دھوتی ہوں
میں گندم کے جھوٹ کھاتی ہوں
میں مٹی سے ہنیں بولوں گی
خدا کے غم میں نیکیاں بانٹتی ہوں
میں خوف کی ہڈیوں میں اتری
اور ملامتی ہوئی.......

○

Scanned by CamScanner

اے میرے خدا

میں ٹوٹے چاند کو صبح تک گنوا بیٹھتی ہوں
اس رات کوئی کالا پھول کھلے گا
نیت کا لباس اشارہ ہوا
میں ان گنت آنکھوں سے ٹوٹ گری ہوں

اے میرے خدا
میں نے تیری آنکھیں تراشی تھیں
اپنی دعا نہیں
میرا لہو کنکر کنکر ہوا ہاتھ سناٹا ہوئے
میرے پہلے قدم کی خواہش دوسرا قدم نہیں
میرے خاک ہونے کی خواہش مٹی نہیں

اے میرے پالنے والے خدا
میرا دکھ نیند نہیں تیرا جاگ جانا ہے
کون میری خاموشی پہ بین کرتا ہے
کون میرے سکھ کے کنکر چنتا ہے
"یہ روز کون مر جاتا ہے"
چراغ کا دکھ دیواریں چنیں
میرا دکھ میری آنکھیں چنیں

Scanned by CamScanner

جاگ اپاہج بچوں کے رب
کہ میری آنکھیں جوان ہوئیں
مردہ دریاؤں میں ہاتھ کی لکیریں بہہ گئیں
پیاس کوری ہوئی
نیت کی آستین پر رات پھنکارتی ہے
اور وقت کی سلاخوں پر
انسانوں کے چراغ جلائے جاتے ہیں
میں اپنے لہو سے اپنے جذبے چنتی
تو میرے ہاتھ جل جاتے
وقت کی انگیا میرے پستانوں کو دودھ پلانے چلی
اس بھوک کا میرے بچوں کے ساتھ انکار دیکھ

○

Scanned by CamScanner

زندہ کیلینڈر

چاروں طرف آسیب زدہ آنکھیں
میرے کپڑوں کا رنگ بدل رہی ہیں
تنہائی نے سناٹے جتنا سانس لے رکھا ہے
ہر چیز، ہر چیز اپنی شکل کھو رہی ہے
کوئی بہت قریب سے دور ہو رہا ہے
ہو نہ ٹھوکر لگی
یہ ایک نام ہی رکھ دو تم اپنے شہروں کا
کٹہرے سے دل شروع ہو
تو کٹہرا کہیں سے بھی شروع کیا جا سکتا ہے
سورج اس وقت تک نہیں ٹلے گا
جب تک وہ مر نہیں جاتا
نیند اس وقت تک نہیں آتی
جب تک کہ وہ مر نہیں جاتی
اور پھر ٹوٹے چاند کے پاس
پورے دن کہاں ہوتے ہیں
ہمارے موسموں کو سولی کہا جاتا ہے
اور ہمارے پیڑوں سے سولی دریافت کر لی جاتی ہے

Scanned by CamScanner

ہماری زبان، ہمارے شکم میں رکھ دی جاتی ہے
اور ہماری آنکھوں کی پٹاری میں
زہریلے سانپ رکھ دیئے جاتے ہیں
وقت کا فاقہ قبول کرنے کے بعد بھی
ہمیں خون فروخت کرنا پڑتا ہے
اور نیکیاں جو چنی گئی ہیں، ہمارے جسموں میں
کسی وقت بھی کوری کر دی جاتی ہیں
ہمارا اثاثہ اجنبی لفظ ہیں
یہ ہمیں ہنیں جانتے
لیکن اب ہم انہیں جاننے لگے ہیں
کوئی جسمانی چال چل دو
آنکھوں کا چھکا، آواز کا جوکر
مکاری کے چہرے پر جھوٹے ہونٹ
ہاتھ سے ہاتھ کی ملاوٹ
پشت پر آوازوں کے کوڑے
چہرے پر خانہ بدوشی
چیخوں کے نیزے پہ رکھا بدن
اور دھوپ کا ملامتی پن اکٹھے تھے
وقت کے کوڑوں نے بدن کا بین
ادھیڑ کر رکھ دیا تھا
ساری چیزیں سورج کی طرح کڑوی تھیں

Scanned by CamScanner

محبت کی کھونٹی پر
ہزاروں عورتیں ننگی اپنی اپنی شرمگاہ میں دفن ہوتی چلی جارہی تھیں
ان میں سے ایک وہ بھی تھی
جو زندگی سے بڑا قہقہہ لگاتی تھی
آج گدھ کے سائے میں پناہ گزیں تھی
کہ آفتیں آج گدھ سے بھی بڑی تھیں
میں نے بھی ماں کے پستان پکڑے
اور کہا ماں! یہ گھر کی کونسی سیڑھی ہے
لیکن وقت قلیل میں بچے بڑے نہیں ہوتے
سو بچوں کی زبانوں پہ
نیزوں کی کنی رکھ دی گئی
اور یہ بات صدیوں سے مشہور ہے

Scanned by CamScanner

میں آنکھ آنکھ روتی ہوں

میری روح بھی ننگی ہے
اور روح کا لباس میرے گناہ ہیں
اور آنکھوں میں حیا......!
لباس بدلتی ہوئی شام ہے
میں آنکھیں بیچ کر حیا خریدوں گی
آج ضمیر پہ چراغ جلانے کی نوبت ہے
ایک آنسو میرے پستانوں کے مول بکا ہے
بتاؤ !
جسم سمیت تمہیں مرنے کی کیا ضرورت تھی
میرے انکار میرے گناہ ہیں......
میں آنکھوں کی ٹھنڈی لڑکی ہوں
گناہ تو ہماری عمر کے ورق ہیں
ہمیں سیدھے الٹے ہاتھ دینے والا کون ہے
میں نے بچوں کے لئے کب دن رات اور موت بنائی
ماں ہوں.......!
زمین اور آسمان کے علاوہ اپنے بیٹے کو کیا دے سکتی ہے
میں پلو میں آدمی سمیٹ کر باز آئی

Scanned by CamScanner

کہ آنکھوں کے آنچل پہ آنکھیں خاموش ہیں
آگ سیاہ ہو گئی ہے
کتنے گلیاں چھوڑ گئے ہیں
ہر دن کا ایک بازار ہے
آنکھوں کا بازار کون دیکھتا ہے
کوئی مجھے نہیں دیکھتا
بس.....! گناہ دیکھتے ہیں
سب میرے جسم پر آ کر مر جاتے ہیں
میں آنکھ آنکھ روتی ہوں.........
میرے پانچ روپے والے جسم کی اوٹ میں
اپنی قبریں بناتے ہیں
لیکن....... !
میرے جسم سے دوڑنے والے
آگ کا رنگ چرا لیتے ہیں
عورت تو عزت کی دوکان ہے
کہیں تو آگ پورے بدن سے لگی ہے
میں آگ کا پورا لباس پہننے کے باوجود اداس ہوں
کون ہے جو میری نیند میں شامل ہو
کون میرے کتبے پر ہاتھ جلائے گا
چھاؤں میں آوازیں کھو جاتی ہیں

Scanned by CamScanner

میں دھوپ کا گہنا پہنے ہوئے ہوں
اور قدم مجھے ناپ رہے ہیں
اور آنکھوں کے نیزے کتنے مکروہ ہیں
ہاں ! کہیں لوٹ جاؤں
اپنے اعضا سے فاصلے پر بیٹھی ہوں
میرا ایک پیڑ بھی ہے
پتھر مارنے والوں نے نہیں دیکھا
میرے پلے ،کتے مجھ سے زمین مانگتے ہیں
میرے کتے گناہ سے چھوٹے ہیں........

Scanned by CamScanner

(دیمک)

زمین اپنا سینہ چوڑا رکھتی ہے
چاہتے ہو تم قبروں کو جنم دو
"غم خدا اور میرے درمیان ہتھیار ہے"
وقت کھر دیوار سے کود پڑی ہے
"اور اپنی نسلیں دیکھنے کے لئے کون سی ماں زندہ رہ گئی ہے"
ہماری بھوک مرے گی نہیں، کچی رہ جائے گی
کاغذ کا بوجھ ہوا نہیں سہار سکتی
اس کی سفید آنکھوں کو پڑھ سکو تو پڑھو
پڑھ.....!
کہ میں پتھر کی آنکھیں اٹھا کر تمہیں دیتا ہوں
لکھا تھا !
صبر، عزت اور دریا
انسان کے پاس گئے
صبر کہے میں پہلے
دریا کہے میں پہلے
انسان کے پاس صبر کی دیمک تھی
کہا.....!

ہر گلی کے رخ ہمارے رخوں کے محتاج ہوتے ہیں
فلکر کی پچھاکر لائین، کون سی فلکر کو سفری کیا
یہ لہو بے اسٹیشن ہوتے ہیں
ہر لہر ہمتیں دریافت کرتی ہے
ہر چہرہ میں اک ابرو تمہارا ہے
تم کورے رہ نہیں سکتے
پرائے ہو نہیں سکتے.....
بے جان چہروں کو اپنے من میں ڈھونڈو
چشمہ جیسے مٹی کی روانی کہہ سکو
کس نے جنگل کو بے شاخہ کہا
لکڑی سے وقت کا جھولا بناؤ
قبرستانوں کے ساتھ والے میدانوں میں میلہ لگا
بازی گر بولا!
بچوں کے پاس سورج کی کرن ہو
کرن لے کر ٹکٹ دوں گا
جوگی نے بازی گر کی گیند دیکھ لی
"اور میدان جیسے پیالے میں منکہ رکھ گیا"

○

Scanned by CamScanner

پیمانہ زنگ آلود تھا

نظر اندازی نے دوڑتی گلیوں میں مکان پیوست کئے
نظر نے درختوں سے اپنی کشتیاں نکالنی شروع کیں
پہلی کشتی کے نام اپنا نام کیا
تو نامعلوم کی لب کشائی ہوئی
ٹھہر.... ٹھہر..... اے دریا آگے سمندر ہے
خاک اڑا اڑ کر مٹی کے سینے پہ رک رک جاتی
دیکھنے والے معذرت کرتے
زخمی رات میں آنکھیں لگا جاتے
پت جھڑ جھوٹ کی آؤ بھگت میں مصروف ہو جاتی
ننگی زمین ہوا کہ بین سننے پر مجبور ہو جاتی
ہوا کی بازگشت جب چراغ سنتے
انسان نہ جانے کیوں اندھا ہو جاتا
رات کروٹ لیتی تو خواب چھپ جاتا
پیچ بنا جب سایہ
راہزن نے میرا انتخاب کیا
جواب دیں گے........
جنھوں نے اپنے دروازے کو کتا عطا کیا
میں نے قدم مکان سے اوجھل کئے
اور دیواروں پہ سو رہی

Scanned by CamScanner

پرواز

پروں کا دکھ جب زینوں پہ گرنے لگے
تو انسان کی آنکھیں اندھیرے میں ڈوبنے لگتی ہیں
جب پودا جنم لیتا ہے تو مٹی اپنا رنگ کھو نہیں دیتی
بلکہ اور سچ بولنے لگتی ہے
دل آنکھوں سے زیادہ سچ نہیں بول سکتا
لہو انسان کو نہیں تول سکتا
سورج میرے قدم چلتا ہے
اور رات میری طرح ہنستی ہے
امرتا! مٹی کی پیاس تو کنویں سے بھی زیادہ ہوتی ہے
میرے ہاتھ کاغذوں کی طرح زمین سے
بچھڑ سے گئے ہیں

○

Scanned by CamScanner

انسان

سورج بیدار ہو گیا تو میری عمر گھٹ جائے گی
اندیشوں کی دیوی میرا چاند دکھوں کے حوالے کر دے گی
انسان زمین سے زیادہ مر جائے گا اور بانسری کی آواز بھی مر جائے گی!
تمہاری آنکھوں میں جو قید ہے اس کی آواز میرے قدموں کے لئے بیڑیاں ہیں:
میں زمین کی کوکھ سے چلی ہوں اور اپنے ہاتھوں کے عذاب لے کر تمہارے پاس
آئی ہوں لیکن تمہاری زبان مجھے کانٹے کی طرح چبھتی ہے حالانکہ میں کئی موت
بعد سونا چاہتی تھی
اے انسان کیا تم ایک کتے کی پیاس نہیں پہچان سکے؟
اے انسان کیا تیری منڈیروں پر سورج آبیاری نہیں کرتا؟
اے انسان فاصلے کی لگام کیا صلے کے ہاتھ میں ہوتی ہے
اے انسان میں نے تیرے لئے کتنی آنکھیں اور کتنے ابرو اشارہ کر دیئے اور تم
میرے قہقہے میں شریک نہ ہو سکے!
میری آتما جنم کے دیے لئے تمہارے پاس آتی ہے
اور تم اسے قید بھری نگاہ سے بجھا دیتے ہو
اور اپنے ضمیر کے خچر پہ بیٹھ کر میرے جنگل کی طرف جاتے ہو!
کیا انسان ایسا ہوتا ہے؟
کوئل موسم سے زیادہ کوکتی ہے میں اس سناٹے
میں کس سے بات کروں!

Scanned by CamScanner

آشیرباد

آنکھوں میں آگ لگی ہے
کس کس کو اختیار کروں
میں سمندر کا ابر بنوں
ٹھنڈی چادروں پر سلگوں
اپنے من میں ایک پرواز کروں
تو !
نہ آسمان رہے نہ زمین
آگ چنوں
اور لکڑی کے بندے جلا ڈالوں
رات کی مہندی رچاؤں آنکھوں میں
صبح کی سفید ساڑی سے کلام کروں
میں ہاتھ اوڑھ کے
آ. تجھ سے رخصت چاہوں
میری آوارگی کی پتنگ بے ڈور
اپنے ہاتھوں سے کہاں تک جاؤں!
چاند پھنس گیا ہے
میری جوتی کی کیل میں

Scanned by CamScanner

اے سورج اب تو ہی کوئی چاند جنم دے
راکھ ہوتی ہوئی رات میں
تیرے وعدے بھی تھے
اور میں اپنی بھی
لے سمندر کوئی کروٹ
پہلو پہلو جینا مٹی کی حرامزدگی ہے
اے سمندر تجھے میرے قدم کی قسم
میرے جسم میں رواں ہو!
میری چٹان توڑ
میری روانی توڑ
ایک لمحہ مجھے تاپ نہ سکے
کوئی ایسا سیراا نبار کر
آنکھوں کی آندھیوں میں سبھی پیڑ گر گئے
مجھے ڈھونڈتے ہوئے کوئی سایہ دیکھ
میں اکیلی، ہمکلام
زخم دیتی ہے یہ کیسی چاپ دیکھ
بیت گئے من میں پھر انجانے لوگ
ہاتھوں ہاتھوں میں کوئی پرندہ دیکھ
سارے پنچھی رات بھر سوتے رہے
میرے پنکھ اور صبح کا بہانہ دیکھ
اپنی آنکھوں میں کوئی گرفتار نہ ہو

Scanned by CamScanner

بس کہ جینے مرنے کا پیمانہ دیکھ!
آج میرے سانس سے زخمی ہوئی ہوا
موسموں کے کھائے ہوئے
پنچھی دیکھ!
پتھروں کے آستانوں میں جیوں
کھل اٹھی ہے ایک لڑکی کس قدر
میں صدا دوں تو میرا جسم مجھ میں آ جائے
سنگ ہیں آواز میں اور آواز مجھ میں شامل
جسم میرا ہوا ہے
درد کپڑوں کو ہوا
اب طلاطم، مجھ میں پھنس کر
سفر کے رسے مجھے دے
میں کنواری بچوں ماری
مٹھی کھولوں، چپ رہوں
آج اپنی چیخ میں اتروں گی میں
سانپ لاؤ، پیڑ لاؤ!
اس طرح کا ساز دو
بیت جاتے ہو میرے جسم کے ساتھ ساتھ
تلسی ہوں آنگن کی
خالی منڈیر پہ دھوپ چنوں
پھر بدن پہ کوئی سانپ لوٹے

Scanned by CamScanner

ہاں مجھے اتنا بلاؤ
رت جگا ہے
کوئی پنچھی کوئی منڈیر پر لاؤ
بل کھاتے ہوئے سانسوں میں
بین بجاؤ! راگ سناؤ
چھی چھی! کملی، کملی دیکھو
جاؤ بیٹھو، بیٹھو جاؤ!
پھر آنکھوں میں آگ لگی ہے
سپنوں پر کوئی پیڑ جلاؤ!
پور، پور، میرا من کیا مانگے
جھوٹ موٹ کوئی ہاتھ ملاؤ!

○

Scanned by CamScanner

آوازوں کا رنگ

پھولوں کی آوازوں سے رنگوں کا ضمیر کانٹا ہو کر رہ گیا تھا
مجھے زمین میں دفن آوازیں ڈستی ہیں!
اے انسان!
میری روح کا بدن انصاف ہار گیا تھا
اے انسان!
میں تیری تلاش میں کھو گئی تھی اور اب کہیں بھی نہیں ہوں....
اے انسان!
سوکھی روٹی خدا کا رزق تھی
اے انسان!
تیری محبتوں میں اندھیرے کا ظرف اتر چکا ہے
میں بوسیدہ لباس پہ روح کی دھجیاں سجائے کیوں پھرتی
اے انسان!
انسان اور خدا میں فرق تھا سو، انصاف سے میں کوئی بھی بت نہ بنا سکی
میں اپنے جھوٹ کے کنکر چنتی چنتی بت بن گئی اور بے زبان رہ گئی
اے انسان!
وقت خدا ہے اور خدا وقت ہے
فاصلوں کے لہجے میں سنگ میل بولتا ہے

Scanned by CamScanner

اے انسان!

خدا کا الزام مجھ پہ لازم تھا

اے انسان!

انسان: بجھ گیا تو خدا کے گھر میں اندھیرا ہو جائے گا....

اے انسان!

خدا زمین پہ کبھی نہیں اترا

○

Scanned by CamScanner

قبر مجھے دیکھ رہی ہے

میں آنکھوں کا دکھ ہوں
اور میرے سپنوں کا داغ آنکھیں....
بن پیڑ کے کہیں بھی سایہ نہیں
میرے یونیفارم پہ پڑے ہوئے دھبے
میرے بچوں کے دکھ تھے....
میرے لہو کو تنہائیاں چاٹ رہی تھیں
شہر کی منڈیر سے تنکے چرائے تھے
سورج نے دکھ بنا دئیے......
سفر کے ساتھ تو ہی نہیں میں بھی تھی....
میری قبر مجھ سے چھپ کر
مجھے دیکھ رہی ہے

○

Scanned by CamScanner

ڈر ہے فاصلہ کوئی خرید نہ لے

میرے قریب آنے والے
تمہیں اپنے بچوں میں دفن ہو جانا چاہئیے تھا
گھر بناؤ اور میری چھت رکھو!
کوئی ضروری نہیں
تم میری دھوپ میں چھاؤں رکھو
ہاتھوں کا لباس سیئو!
جو لوگ غاروں پہ یقین لائے
انہیں لوگوں نے شرمگاہیں رہن رکھ دیں
میں بے صدا آنکھوں سے دعا کروں گی
میں خار ہوں
اور مالی روز میرے بول چنتا ہے
ڈر ہے فاصلہ کوئی خرید نہ لے.......

○

Scanned by CamScanner

میں تمہاری چتا پہ سوتی ہوں

دل میں تیرے چہرے سی کمانیں ٹوٹ رہے ہیں
میں وقت کی جوتیوں میں اکثر تسمے غلط ڈالتی رہی
میں چھوٹی ہوں کہ میرا دکھ چھوٹا ہے
تم میرے جھوٹ بولنے لگے ہو
تم میرے لباس پہننے لگے ہو!
میں تمہاری چتا پہ سوتی ہوں
میرے جسم کی تمام آنکھیں تمہیں دیکھتی ہیں
ہاتھ رخصت ہو جاتے ہیں
آنکھیں رخصت نہیں ہوتیں
میں تمہاری چتا پہ سوتی ہوں......

○

Scanned by CamScanner

سورج پنچھی کے ساتھ ڈوب جاتا ہے

سورج پنچھی کے ساتھ ڈوب جاتا ہے
پانیوں پہ کہانیاں لکھتی رہتی ہوں، میرے لفظ مجھے آدھی روٹی بھی نہیں دیتے
میں چاند کی طرح روز ٹوٹ جاتی ہوں
میرے دل میں کئی روحیں رہتی ہیں
میں کنول کا آس بھرا تالاب ہوں
میری آنکھیں ہمیشہ فاصلوں کی قید میں رہیں اور زبان پہ چہرے کا داغ پڑا رہا
میں ذلتوں کا خیمہ ہوں، پانیوں کی کہانیاں لکھتی رہتی ہوں، میرے لفظ مجھے
آدھی روٹی بھی نہیں دیتے
میری آنکھوں میں گناہوں کا انبار لگا ہے
میں کبھی دل سے بڑا سچ نہ بول سکی
میرے آنسو میرے پیاس نہیں بجھاتے
میں تو چور کی آس میں لٹ جاؤں گی
مٹی کے ڈھیر سے کوئی زمین نہیں مانگتا
میں اپنے ہاتھوں سے اوجھل رہنا چاہتی ہوں
جب سورج آسمان پہ دعا مانگنے آئے گا
تو میں دنوں کے کشکول سے نکل جاؤں گی اور ہنسی سے زیادہ اپنے لباس بانٹ
دوں گی
سورج پنچھی کے ساتھ ڈوب جاتا ہے

Scanned by CamScanner

زندگی آنکھ سنوارے

چارپائی مجھے کیوں گننا چاہتی ہے
تیرے بان نے کئی بار میرے بدن کے ہلکورے کھائے
تیری بان میری انگلی انگلی کا حساب جانتی ہے

اب تو چاند سے ڈر لگتا ہے
کس نے اس میں اندھیرے بوئے
کیوں میرے دل سے ستارے گرنے لگے
کیوں میرا بدن اکیلا رہ گیا ہے
کیوں اشارے بدنی ہوئے
زمانے جاسوتے میری آنکھوں میں

کھلونے پھلانگ کے اے زندگی تجھے کیا ملا
بڈھی آنکھ
ننگی دیوار
چھوٹے یار
تو اتنی بڑی خوشی کہ مجھے توڑنا پڑا
میں نے گھر گھر پور جلائی
اندھیرے اور اندھیرے

Scanned by CamScanner

لہر میری آہ سے مر جاتی

میرا رہزن نام مشہور ہوا

میں گلی گلی رسوا ہوئی

پھر گناہ نے مجھے کمایا

الاؤ دیکھو، چھاؤں میں مر جانے والی پروازوں کا

الاؤ دیکھو! میری زنجیروں کی چھاؤں کا

الاؤ دیکھو! میری موت کو لگی ہوئی زندگی کا

آنکھوں میں کوئی دل نہیں رہتا

پنچھی رہتے ہیں پنچھی

میں کالے وعدے کر کر کے شاخ تراشتی

شام پرندوں سے خالی ہوئی

نیند آنکھوں سے خالی ہوئی

بھاگتے بھاگتے ایک دن زمین بھی ختم ہو جائے گی

اور خلائیں کبھی بھی کسی کو قبول نہیں کرتیں

میں پتھروں سے گرا ہوں کنکر ہوں

چاہے زمین میرے لئے سینہ چوڑا کرے نہ کرے

میرا کفن ناپنے والے

Scanned by CamScanner

اپنے جسم جتنا گزر کھتے ہیں

پر یاد رکھنا!

میری موت بھی سچے دے گی

آ میری عورت۔ میں تیری ہنسی کو بیٹی دوں

آ میری عورت۔ تیری پیدائش پر مرا ہوا ٹھگ دکھاؤں

اے دل۔ تیری عورت کے بال لمبے ہوئے

میں پھولوں پہ پڑی ہوئی شام ہوں

دن سے کہہ

میری رات کا احترام کرے۔

○

باغ کا دروازہ

بھوک کے چھونے سے وہ بیدار ہوئی

خدا بھوک کے کتنے ذائقے رکھتا ہے
بھوک اور کتنے سانس لے گی ماں!

جب سے برگد کا پیڑ لگا یا ہے
تب سے ہٹنیوں کا دھواں دیکھ رہی ہوں
اب نہ باغ جانا نہ پھول چرانا

میں پھول چراتی ہوں تم بھی تو ہٹنیاں رکھ لیتی ہو
ماں!
میں پھول توڑتی ہوں
تم ہٹنیوں کی صدا پہ رہنا

باغ کا دروازہ
شاخوں کو سکھا کر بنایا گیا تھا
ہٹنیوں کی ٹوٹنے کی صدا پہ
گلدستہ پچھتانے لگا

Scanned by CamScanner

مالی!
وہ پھول میری گڑیا کے رنگ کا ہے
اور کالے گلاب جیسے میرے جوتے ہیں
اور سورج مکھی میں تو تو نے میرے بال بو رکھے ہیں
ہاں مالی!
تیرا وہ پودا ہے نا
وہ میرے فراق کے رنگ کا ہے
اور یہ سفید پھول بالکل آٹے کے رنگ کے ہیں
اور دیکھنا مالی!
میں اپنی پائل یہیں کہیں صبح بھول گئی تھی
میری پائل کہاں ہے

پگلی!
تیری پائل تو ہر ہر صبح چرا لیتی ہے
تیری پائل کا ایک گھنگھرو
برگد کی چھاؤں میں تھا
میں نے اسے کیاری میں بو دیا
باقی تیری پائل میں نے مٹی میں داب دی

مالی لڑکی کی دوسری پائل بھی اتار لیتا ہے

کل میں ایسی ہٹنیاں دوں گا
جن کی راکھ رنگی ہوئی ہو گی

Scanned by CamScanner

رزق کی ملامت

غریب کی روٹی پہ زنگ لگ جائے تو اس کے کتّے کی وفاداری بھی بھوکی رہ جاتی ہے
تو انسان اس وقت ہنستا ہے
اور وقت اس کی آنکھوں کے ننگ پہ روتا ہے
رزق کی چنگاریوں سے زنجیر دھک جاتی ہے
تو غریب کے من کا کتّا آزاد ہو جاتا ہے
اور بھوک کا رزق تھامے وہ اپنے انسان ہونے کی گواہی دیتا ہے
تو اس کی ننگی آنکھیں اس کے دل پہ اس کے قدموں پر بھونکنے لگتی ہیں
رزق اور انسان کو اپنی اپنی تنہائیوں میں رہنا چاہئیے
ہنیں تو بھوک کی لاش انسان سے زیادہ بھاری ہونے لگتی ہے
بات اپنی اپنی بھوک کی ہے
تیری، میری یا کتے کی وفاداری یا بھوک کی وفاداری کی بات ہنیں
انسان ظرف کی تندور میں سوکھی روٹیاں رکھے اپنی بند مٹھیوں پہ اعتبار کرتا ہے
اور اپنی آنکھیں کہیں بھی پھینک دیتا ہے
آنکھوں کے چیتھڑوں سے چادر بُننا کوئی آسان بات تو ہنیں
کہ بات تو اکثر بھوکی رہ جاتی ہے

اور انسان سے انسان فاصلوں سے گزر جاتا ہے
ضبط کی دھجی انسان سے بھی گہری ہوتی ہے
کہ آنکھوں میں نیند رکھنا کوڑھ سے بھی بڑی بیماری ہے
اور من کے کتے کی زنجیر سو سو کڑیاں دکھاتی ہے
اور پھانکتا ہے انسان رزق کی خاک
حالانکہ انسان کے پاس آنکھوں کا رزق تھوڑا تو نہیں
آؤ! ہم اپنی اپنی قید کی گرہ کھولیں۔ اور خاک ہونے کے لئے آگ سا اہتمام رکھیں۔ اور کم از کم ہماری آگ میں آگ جتنا ظرف تو رہے
بھوک جو انسان کو کوڑا کرکٹ بنائے ہوئے ہے
اور انسان کا چہرہ روٹی سے بڑا ہے اور تو کہتا ہے رزق کا چہرہ ہوں میں
ہاتھوں کی جگہ دو روٹیاں رکھ کے ہاتھ ملانا ملامت کے تندور میں جلنا ہے
ہمیں اور بھی کہیں چلنا ہے
اور وہاں سے اور بھی کہیں چلنا ہے
کڑیاں اور شکنوں بھری چادر کا بدن انسان کی کون سی بھوک سے میلا ہوتا ہے
کبھی تم نے سوچا؟
دل پہ قدم رکھ کے چلنا کتنا مشکل ہے
جیسے جال میں سمندر کو قید کرنا
آنکھیں اور چادر کو تہ کر کے رکھ دینا اور بھوک کے ماس پہ بین کرتے رہنا
آؤ!
من کے کتے کی پیاس کو پی جائیں

Scanned by CamScanner

تو رزق اور انسان حلالی یا حرامی سے بچ جائے گا
اس سے پہلے کہ ہماری نیندوں میں ملامت شامل ہو
ہمیں اپنی اپنی آگ سے اپنے اپنے رزق کی ملامت اٹھا لینی چاہئیے

○

Scanned by CamScanner

تم کس منڈی میں رہتے ہو

میں ادھوری رات ہوں
میرا چاند کیسے مکمل ہو سکتا ہے
ساکت حالات میری مورت رکھتے ہیں!
گزرنے والے مجھے بھول جاتے ہیں!
میں دکھوں کی پہرے دار ہوں
لیکن! آنکھ درازی میرے قدم گن جاتی ہے
انوکھا بدن میری فراموشی ہے
میرے سوالوں کا جواب میری ہی آنکھ ہے
اور میرے لفظوں کا ستون تم بن جاتے ہو
مٹی سمندر کی طرح بے غیرت نہیں
قبر رکھتی ہے
اور میرا لہو میری طرح بے غیرت نہیں
جھوٹ موٹ ہاتھ دھورہی ہوں
آنے والا بیزار کالا سورج سکھائے گا
اندھیرے دیوار چاٹ جائیں تو سورج کون سی منڈیر پہ اترے گا
میرے پاس ارادوں کی تلوار ہے
تم کس منڈی میں رہتے ہو!

Scanned by CamScanner

اندھیرے میں دیپ بن جانا کوئی بڑی بات ہے
بات تب ہے، جب صبح کو ہم کو لپیٹ کر رکھ دو
میرے اندر کون آدمی ڈوب گیا ہے!
کون میرا اقرار بننا چاہتا ہے
میں زمین کی ملازمت نہیں کرنا چاہتی
میرے تھوڑے سانس عمر رکھتے ہیں
ترازو تو میری توہین ہے
میری مثال کل ہے
اپنے اندھیروں سے غافل رہ کر تیری ہو جاؤں....
پھر رفتہ رفتہ زمین چھوڑنا.....
تیری زمین ہی تھوڑی تھی ورنہ میری چھاؤں......
کنارے پتھروں سے بنائے گئے ہیں
اور ارادے انسان سے بنائے
آنکھ اگر ارادہ قتل ہے
تو میں تین جنم کی پیاسی ہوں
مجھے سچ سے بچاؤ اور آسمان سے رنگ دو
تمہارے ہاتھوں کی میں قرضدار نہیں....

○

پانچ پائی

قبر پر ہاتھوں کی چھاؤں باندھ آؤں
اتنی اکیلی تو نہیں لگ رہی
و بالی چڑیا! مجھے دریا کو دفن کرنا ہی ہوگا
مفت میں کچا دودھ ہاتھ لگے تو ابالنے مین کیا حرج ہے
ویسے بھی تمہارے باپ کے کتبے پر میری پانچ پائی کندہ ہے.....
اور آواز جیسے سلاخ ہو گئی ہو:
دروازے کی آنکھ لگ گئی ہے:
نمبر ایک دہلیز نمبر دو آنگن یہاں میرا کمرا تھا
اور یہاں میری پہلی آواز کا بان تھا.....
کیا چاند روشنی سے جل گیا- رات ہی اتنی تھی
اور پاگل کے لفظوں میں سچائی رہنے لگتی ہے.......
لا، توا- اور پانچ انگلیوں کے نشان دیوار پر شمار کرتی ہے:
یہ پانچ پائی اور بند مٹھی میں کیا فرق ہے:
دریاؤں نے پل کو ہی زنگ آلود کر دیا.......
پانچ پائی کھوٹی ہو گئی ہے
نہیں! آج پانچ پائی چھ پائی ہو گئی ہے.......

Scanned by CamScanner

پانچ پائی سے لوگ مرجاتے ہیں

توقبر بھی ہنیں ملتے......

پانچ پائی اور ایک قبر مل کر چھ پائی ہوئی نا......

○

Scanned by CamScanner

بیٹے کے لئے ایک نظم

میری مٹی تمہیں دیکھتی تھی
اور بیج کا درد شدید تھا:
تمہارا موزہ کھیتوں میں اُگ چکا تھا
میرے پاؤں پر مٹی بھاری ہوئی
سرگوشیوں میں پھول اگے
دریا جنگل چرالائے
چھاؤں میں نے بچھادی
اور تمہاری خوشبو پھولوں میں پڑ گئی تھی
مٹی میرے گھر مبارکباد دینے آئی
پھول اور ستارے
کیاری کا دل دھڑکا رہے تھے
شاخیں مٹی کو چومتیں
میں نے ایک پیڑ تراشا
اور تیرا جھولا بنایا
کیا خبر تھی شاخوں کے لئے کوئی پیڑ نہ رہے گا
پرندے مٹی پہ بسیرا کر بیٹھے
"مٹی نے گھونگٹ نکالا

Scanned by CamScanner

تو قبر نے مجھے ماں کہہ دیا!"
"یہاں گندم کھلانے والی عورت ماں تھی!"
وہ بے خواب سا
جانے کہاں سے چلا تھا۔
ہم زمین پہ مل گئے
خدا نے اس کا نام آدم رکھا میں نے بیٹا
ہم دونوں تنہا تھے
وہ معصوم تھا اور میں خوش
میں نے ساری اداسی پاٹ ڈالی
اور کیاری میں ہاتھ بو دیئے
پرانی سارا نئی ہو گئی تھی
میرے ہاتھوں سے ہاتھ جاتے رہے
مجھے کیا خبر تھی
مٹی ہوئی چیزوں سے بھی
کچھ چھین لیا جاتا ہے
چاند داغ سہتا آیا ہے
مجھے مٹی کا الزام سہنا تھا
اب مٹی کی ہنسی میں
جذبے بس چکے تھے!
پتھر لہو میں پڑ رہے تھے
اور میں چھلک رہی تھی

تنہائی سا خوف، ہمیشہ میرا پیچھا کرتا
انجانے سمندر میں
میں نے کشتیاں چھوڑ دیں!
موج مٹی میں کہیں کھو گئی تھی
جب اندھیرے میں چراغ اٹک گیا
اندھیرے میں میری سانس اٹکی ہوئی تھی
میں نے امید کے چراغ سے رسی جلائی
اور اپنے ٹکڑے کی چھاؤں بن بیٹھی
ستارے ٹوٹ رہے تھے
اور میرے بچے کی عمر گھٹ رہی تھی
خوف نے میرے بال کھول دیئے
تو میں نے اپنی مانگ کا نام بیٹا رکھا
دو سال ہاتھوں میں بیت گئے
چوتھے سال میرا بیٹا راستے کی طرف اشارہ کر سکتا تھا:
سسکتی شام میں، میں سوئیٹر بن رہی تھی
کہ پانچ گھر گر گئے:
بان جیسے زندہ ہو گیا ہو اور میں مردہ
شام نے قہقہہ لگایا
اور چاند کو اشارہ کر گئی
بیٹے کو دیکھ کر دوپٹے سے ڈھانپ دیتی
اس کی نیند میں سارا گھر گھوم آتی

Scanned by CamScanner

دیوار گر گئی تو بے پردگی ہو گئی:
لیکن یہاں تو ماں رہتی ہے
ماں کا جسم اور خوبصورت ہو جاتا ہے
میرا بیٹا سو رہا تھا
اور میری گڑیا جاگ گئی تھی
شام نے پھر چٹکی بجائی
اور میرا بیٹا کچھ خرید لایا
ربڑ کا سانپ
میں سچے لمحے میں چلائی، زہر

یہ زہر تو مصنوعی ہے ماں

اور میری کوکھ میں ربڑ کا سانپ رہ گیا
میرے بچے کی شرارت پانچ سال کی ہو گئی
سورج کی سلاخوں پہ
کپڑے سکھا بیٹھی
انجانے خوف نے آگ پکڑی!
بچے نے لفظ گوش گزارے
الف سے اللہ، میم سے ماں!
میں نے لفظ کو ٹھنڈا کیا
بیٹے میم سے محمد:

Scanned by CamScanner

میم کا مطلب تو منور ہوتا ہے ماں
پھر آپ کیوں رو رہی ہیں؟

بہت سی منوّر چیزیں رو رہی ہیں بیٹیا

کھلونے کھیلوں!!
کھلونے کا لفظ نہ دہرانا بیٹیا
نہیں تو ربڑ کا سانپ زندہ ہو جائے گا:

ماں تم میرے کھیل سے کھو کیوں جاتی ہو؟
خوف زدہ کیوں رہتی ہو

جتنے پورنے ڈالا کروں
اتنی ہی تختی لکھا کرو بیٹیا!
گیند کبھی دیواروں کو چھوتی کبھی کھو جاتی
کبھی مٹی کی کوکھ بن جاتی

گیند سے کہیں ماں گھر ٹوٹے!
انجانے میں ٹھنڈی ہو رہی ہو
میں کس کے پاس سوؤں گا

اندیشوں میں جاگ مت لگا بیٹے!
مٹی کی طرح چھاؤں کے کپڑے نہ پہن

Scanned by CamScanner

کہیں دکھ زرخیز نہ ہو جائیں!
خاک کو آگ کی بددعا ہے

میرے ہوتے ہوئے ماں دعا مانگ رہی ہو!

سورج میرے تلوے چاٹ رہا ہے!
کہیں تمہیں نظر نہ لگ جائے
پھولوں کے پاس مت جایا کرو

کیا میری ماں کائنات کی قید میں ہے؟

فکر انسانی موڑ پہ ہے
اور علم میری قید کاٹ رہا ہے
کڑیاں پہلو میں سو رہی ہیں:
سمندر کی سطح کھلتی ہی نہیں
گناہ کی پشت دیکھ رہی ہوں!
چراغ محو ہے انسانوں میں
میں اپنے کھلونوں سے ہی ڈر گئی تھی
جلی رسیوں پہ نقش پا ٹھہر گیا
اور فاصلے پہ آنکھ مر گئی:
"ماں کے لفظ پہ زمین ختم ہو جاتی ہے":

تو میں کہاں کھیلوں گا؟

Scanned by CamScanner

اور ستارے آسمان کو لوری سناتے رہے:
بچے کے ہاتھ میں سوئی چبھی
اور اس نے درد کو خاموشی پر رکھا:
"سوئی سے آواز آئی، ماں"!!
میں سمجھی خدا بھی ہے:
ستارے گننے سکھائے تھے
کیا خبر تھی کل اسے دیواریں گننا سکھا دے گی:

"جب منور چراغوں سے میرے دوپٹے میں آگ لگی"
میرا بچہ آگ سے ڈر گیا
میں خود سے چھپی چھپی اسے شیر چکھاتی
لیکن وہ آگ سے ایسا ڈرا
کہ میری تو ماں بیت گئی:
"میری آہ پہ لوگ قرآن پڑھتے"
مجھے دیکھ کر ماؤں کے سینے سے دودھ بہنے لگتا
اور جب میں بچے کو ڈھونڈتی
میرے پستانوں میں دودھ رہ جاتا:
ہاتھوں کے کتبے قبر ڈھونڈھنے لگتے
"خاموش قبریں بھی چلا اٹھتیں"

بچے اور ماں کے درمیان
کوئی انسانی کڑی رہ جائے

Scanned by CamScanner

تو بیٹا کنکر سے مکالمہ مت کرنا:
میری کتابیں پڑھنا
آگ سے ڈرے ہو
میرے لفظ کی روح سے مت ڈرنا
کہ روح کا دوپٹہ منور چراغوں سے نہیں جلتا:

"جانے آج تم نے کونسا رنگ پہنا ہوگا
جانے آج دکھ تمہارے گھر کتنی دیر ٹھہرا ہوگا
تمہاری شرارتوں سے کیاریاں بھر گئی ہوں گی
تمہاری آواز میری آنکھوں جیسی ہو گئی ہو گی
تمہاری ہنسی مجھ سے مکالمہ کرتی ہو گی
محلے کے بچے تم سے ماؤں کی شکایت کرتے ہوں گے"

کاش میں تمہاری پور سے کانٹا نکالتی
اور کسی بھی تہوار پہ یہ خالی ہاتھ تمہیں دے دیتی
تیری شرارتوں سے میں جوان ہو جاتی:
میں نے قدم تہہ کئے
اور تیری دیوار کے ساتھ کھڑی ہو گئی
دیوار سانس لینے لگی!
میں جھری سے تمہیں دیکھتی
آنگن کھیل رہا ہوتا لیکن دروازہ بند تھا
جیسے آواز مجھ میں مر گئی ہو

Scanned by CamScanner

اور آنکھوں نے تجھے گود لے رکھا ہو
میری آنکھوں سے تیر سے کینچے کھو گئے
میرا دوپٹہ کراہتا
اور چراغ ہوا کے ساتھ رقص کر گئے
پھر آہوں کی بیلوں سے
میں نے دیوار ڈھکی
چراغ میں پھنکارتی آگ
میرے کفن کو گالی بنا گئی

سیاہ آنکھوں والی مائیں
رات کی قیدی تھیں
ان کے نیند میں جنے ہوئے بچے
انہیں اتنا جگا جاتے کہ یہ جاگتے میں مر جائیں
پھر میں دیپ لے کر کبھی جنگل نہ گئی
میں کوڑے کے ڈھیر سے آنکھیں اٹھا اٹھا کر پڑھا کرتی
انجانے تارے ٹوٹ رہے تھے
آسمان نے مجھے کہا، ماں!
اور میری آنکھ آسمان ہو گئی
چاند نے آدھی بات کہی اور صبح ہو گئی
مجھے انسانوں کی بھوک لگی
تو میرے کپڑوں نے فاقہ قبول کر لیا

Scanned by CamScanner

سائے ٹل جائیں تو دھوپ کی پیدائش کہاں
اور تم میرے ثواب سے روٹھ گئے
میں پوری آنکھ سے جل اٹھی
پھول بیٹے!!

تم جھوٹ بولتی ہو ماں!
ماں کب آنکھ ناپتی ہے

کچے رنگوں کی پتنگ نہ اڑایا
کہیں موسم پرواز نہ سیکھ لیں
تم پھر پھول توڑ لائے
اور اس کا نام ماں رکھا
لیکن اکثر پھول باپ کے گناہ سے کالے پڑے تھے
حیرت نے جنم لیا
تو میں نے خدا کو ورق ورق پڑھ لیا!
واقعی تیری کوئی ماں نہیں
اور نہ تو نے کسی کو جنا:

میری بوڑھی دعا مجھے تراشتی
اور میں بچے سنگریزوں سے کھلونے بناتی
کھلونے با عمر ہوئے اور مجھ سے باتیں کرتے
میں نے نئی زبان دریافت کر لی

Scanned by CamScanner

اور ماؤں سے کہا!
تم دیواروں کی ماں ہو
اور میں صدیوں کی ماں ہوں:

افکار تیرا ماں بلنٹے
ضمیر تیری زبان ہو
چاند چٹکی بجائے تو تورات سمجھ لے
فرصت سے ٹوٹنے لگو
تو مقدر پہ کوئی نئی بات لکھ دینا:

میرا رب دکھ سے بھی اعلیٰ ہے
میں ایسا پیڑ ہوئی
جس کا تابوت بنا، بن لاشہ
عورت ماں ہو جائے
تو خدا اس کا دوست ہو جاتا ہے:
ہر سنگ میل پہ لکھا ہے، کون جانے:
قدم کے ساتھ فاصلہ رہتا ہے
میں نے خاموش گناہ کیا اور پیدا ہو گئی
تم نے خاموش گناہ کیا اور ماں سے جدا ہوئے
اور میں زنجیر جتنی بیدار ہو گئی:
میرا ہر لباس چراغ ہی سے جلتا ہے
تم تو مجھے ایسے دیکھ رہے ہو

Scanned by CamScanner

جیسے میں نے انسان کو جنم ہی نہیں دیا

دکھ تیرا ذائقہ ہو
اور انسانی دکھ تیرا لباس ہو
تیرا بیج میرے بچے کے دکھ جیسا ہو
تیرا صبر میرے گناہ جیسا ہو
آگ تیری شرم ہو
جنگل تیری آس ہو
معافی تیرا حکم ہو
خوشی تیری فاقہ ہو
ماں تیری آنکھ ہو
بچہ تیرا صبر ہو
مفلسی تیری کمائی ہو

○

Scanned by CamScanner

گھڑی کی چوکھٹ

پتوں کے ساتھ کچھ ہوائیں اکھڑ گئی ہیں
دریا اپنی مٹھی کھول رہا ہے
جنگل کے پیڑ ارادے زمین کو بوسہ دے رہے ہیں
گلی لے پر پھنکار رہی ہے
اس میں جلے ہوئے کپڑے پھینک
بوجھل سائے پر کتنا وزن رکھا گیا تھا
آدمی انسان ہونے چلا تھا کہ کنواں سوکھ گیا
کیا آدمی نے کنوئیں میں نفرت پھینک دی تھی
چادر اور آواز کو تہ کر کے رکھ دو
لوٹنے تک دھرتی پہ میری چاپ گونجتی رہے
میں یہ ٹکڑا آسمان کا رنگنے جا رہی ہوں
وعدے کی چوکھٹ گھڑیاں جوڑ جوڑ کر بنائی گئی ہے
آنکھوں کی ٹک ٹک سارا جنگل جانتا ہے

Scanned by CamScanner

اکیلا چاند اور میں

آنکھوں کا سناٹا ہے
آج کوئی میرے بستر کی قسم نہیں کھاتا
لیکن......!
میں بستر اداس نہیں دیکھ سکتی
اکیلی میں اور اکیلا چاند
"سنگ میل میلوں چلتا ہے اور ساکت ہے"
مٹی میں پھنسا سمندر
بالکل میری طرح ہے
میں آنکھوں میں پھنس پھنس کر زندہ ہوئی
میری رات مجھ سے پہلے جاگ گئی ہے
میری ایک آنکھ مرد ہے
اور ایک آنکھ عورت
"آسمان کے سینے میں غم چرخا کات رہا ہے"

O

Scanned by CamScanner

رجز

بچھڑ جانے والے
تو کب یہاں سے جائے گا
کمینگی کے فوائد تو ہوں گے تیرے پاس
میرے پاس؟
خوب........
آ جا کے کنوئیں سامنے رکھ دیتے ہو
میرے پاس کوئی رسّی تو نہیں ہے
تلاش سیاحوں کی آنکھوں میں جھانکتی ہے
ذرا دور دور چلنا
یہ خالی سڑک پہ کون دوڑا ہے
ہو گا کوئی سوہنوں کا موسیٰ.....
ادھار شرمندگی مانگ کر لائی تھی
بس مہمان آئے تو مالک مکان بھی آ گئے
شرارتوں میں بھری پوٹ
الگ الگ، کرنا ذرا ان راتوں کو
جن پہ بن بادل بجلی گری ہے
یہ رہی تمہاری کالی رات یہ رہا تمہارا دن......

Scanned by CamScanner

یہ تو کھائیوں میں پناہ لینے والی بات ہے
تو سُوَر
اپنے کالر دوسروں کے گھروں میں پھینک آتا ہے
ذہانت تو تاریخ لے اڑی
ریوڑوں کی ہانکا ہانکی سے کھیت چٹ کر کے بیٹھی ہوں
اب کسے بھوک لگے گی
سورج غروب ہونے والا ہے کچھ بندوبست کرو اس کا.....
"سفر کے نکڑ پہ بدکلام ہٹل رہے ہیں"
"باندھ دیا ہے سوا روپیہ میں نے دھرتی کے بازو پر......."
ارے بھائی قسم کھانے کے بعد بھی کافر ہوں
تو کھڑکی کیوں نہیں کھولتی
کھڑکی سے بیگانے گھروں کی چھتیں تکنے لگتی ہیں
آؤ میرے پاس بیٹھو!
تمہارے پاس تو تمہارے دو ہاتھ بیٹھے ہیں........
میں وعدہ کرتی ہوں
اپنے دونوں ہاتھ چھپا کر تم سے ملوں گی
ریزگاری بوجھ کے علاوہ کچھ بھی نہیں.......
اپنی پیاس دیواروں سے اونچی نہ ہونے دینا
ہاں! تار تار وقت کو سینا پڑا
چھپ چھپ کر کھیلے ہوئے کھیل
چور کو لا کر سامنے کھڑا کر دیتے

Scanned by CamScanner

یہ تو کھائیوں میں پناہ لینے والی بات ہے
تو سُوَر
اپنے کالر دوسروں کے گھروں میں پھینک آتا ہے
ذہانت تو تاریخ لے اڑی
ریوڑوں کی ہانکا ہانکی سے کھیت چٹ کر کے بیٹھی ہوں
اب کسے بھوک لگے گی
سورج غروب ہونے والا ہے کچھ بندوبست کرو اس کا.....
"سفر کے نکڑ پہ بدکلام ہٹل رہے ہیں"
"باندھ دیا ہے سوا روپیہ میں نے دھرتی کے بازو پر......."
ارے بھائی قسم کھانے کے بعد بھی کافر ہوں
تو کھڑکی کیوں نہیں کھولتی
کھڑکی سے بیگانے گھروں کی چھتیں تکنے لگتی ہیں
آؤ میرے پاس بیٹھو!
تمہارے پاس تو تمہارے دو ہاتھ بیٹھے ہیں.......
میں وعدہ کرتی ہوں
اپنے دونوں ہاتھ چھپا کر تم سے ملوں گی
ریزگاری بوجھ کے علاوہ کچھ بھی نہیں.......
اپنی پیاس دیواروں سے اونچی نہ ہونے دینا
ہاں! تار تار وقت کو سینا پڑا
چھپ چھپ کر کھیلے ہوئے کھیل
چور کو لا کر سامنے کھڑا کر دیتے

Scanned by CamScanner

ہاتھ تالیاں بجانے لگتے......

سارے کمروں میں میں اکیلی ہوتی

کبھی اپنے مستقبل کو کم سن جان کر ڈانٹ دیتی

بس تختی سوکھنے کا انتظار ہے

ورنہ بچپن کے موزوں کا رنگ میری ماں کو بھی یاد نہیں......

بعض اوقات روح میرے ساتھ قدم ملا کر چلتی......

گناہ کا ماضی کتنا خوبصورت ہے

یہ مجھے گنتے گنتے بوڑھے ہو گئے

آسمان اور سمندر انسان کو تختوں کے حوالے کر دیتے

اور کہتے !

ایک راز ہے جسے تیری مٹی نے چھوا تک نہیں ہے

لیکن سمندر کی حد میں کانٹا ڈال دیا جاتا

پرندے اپنے دکھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے......

مردہ پتھروں سے لہولہان ہوئے تو کیا ہوئے

زندہ گالی بن کر زندگی پہ قدم رکھنا

پھر ناپاکی مجھے ٹٹولتی

ایک سانس پہ اقرار نامہ لکھ دیا جاتا......

مالی خدا سے قریب تر ہوتا چلا جاتا

لکڑی سے بندھا کپڑا سارے مکان سے سوال کرتا

رشتے لہو کو خنجر سے ناپتے

ایک شخص آتا چند لمحے اپنے ساتھ لے جاتا

Scanned by CamScanner

کالے دروازے پہ چاک داغ جاتا......
لوگ پڑھتے نکل جاتے
دن کو جوڑتے ہوئے میری انگلی پھنس جاتی......
اندیشوں کے پانچے پیروں کو کھری سناتے
نظرانداز آنکھیں ملانے لگتی
لوگ چوراہے اپنے ساتھ لے جاتے
میں ان کی سادگی پہ افسردہ ہو جاتی
خاموشی انسان کو جنم دیتی
انسان لکڑہارا بن جاتا
اور انسانوں کے لئے آگ مہیا کرتا
بندہ پروری جب پنجرے سے ہاتھ ملاتی
آسمان جھک کر اسے دیکھتا
سورج میں خم آجاتا
ستارے آدھے رہ جاتے
میں نے دانستہ دوسروں کے تیور بھر لئے
تھیلا لے کر بازار جاتی اور تھیلی وار بھر کر واپس آجاتی......
آگ انکار کرتی
میں اشرف المخلوق بن جاتی:
محبت کسی سے، رشتہ کسی سے
میں کہتی آج کی بات کرو
کل پہ گھڑیاں لباس تبدیل کر دیتی ہیں

Scanned by CamScanner

وہ اپنے لفظوں سے مجھے نئے ورق دے جاتا
میں لکھتے لکھتے سیاہی میں ڈوب جاتی.......

جنگل جانے والے

آتے وقت دو پتے توڑ لانا یا تھوڑا سا حال خرید لانا
اور پہاڑوں کے دامن دریا
جانوروں کی پیاس ہو چکے ہیں
اپنے لہو کو میری آنکھیں سمجھ لینا
اور راتوں کے دن وہیں چھوڑ آنا:
چڑیا اور دریا کی گفتگو کناروں تک کیوں لے آتے ہو
کناروں پر کیا ڈوبنے والے کھڑے نہیں ہوتے ہوں گے
میں تمہارے پاس آئی ہوں
مندروں میں بددعائیں مانگنے آئی ہوں
سنسان راتوں میں گم سیڑھیاں سائیں سائیں کرتی سائے کو چومتیں
ہاتھ پانچ راہیں منتخب کرتے، سنگ میل کو دے دیتے
اور پھر اس نے دبے قدموں کہا
جب تم نہیں ہوتیں آسمان سے پتھر گرنے لگتے ہیں
ننھا وقت مجسموں پر سورج اتارتا ہے
اس کے پاس ایک چراغ جلاتا ہے کہ پگھل جائے
وہ سات اشاروں پہ جب آنکھیں بہا دیتا
اور اپنی آواز کو جلا دیتا

Scanned by CamScanner

خاک میں پتھر بھر دئیے جاتے ذرا سے پانی کے ساتھ......
وقت تھوڑا رہ گیا ہے بعد میں باتیں تاپ لینا
اٹھو سورج آنکھ مچولی کھیلنے والا ہے
شاید میری دوسری صورت تمہیں پسند آئے نہ آئے
کیوں نہ ہم ایک دوسرے کو اسی وقت گزارتے چلے جائیں
وعدہ پتھر پہ ثبت کر دیتے ہیں........
باتیں رکھتے رکھتے تم کاندھا دینے لگتے ہو
پہنچ کر مجھے راہ دکھا دینا......
ایک دن پھر تمہارے تیوروں پر دریا بہانے پڑیں گے
گرد میں الجھا تعلق کہاں کہاں جائے
اس سے پہلے لہو سے آنکھیں نکال کر تمہیں دیکھوں:
پرانی دیواریں دل لئے مجھے پکارتی ہیں
انجانے پردوں سے دروازہ نمودار کرتی ہوں
داخل ہوتے ہی تیور ٹانگنا شروع کرتی ہوں......
ایک سایہ ہاتھ لگتا ہے
مکاری کی خوشبو خوش آمدید کہتی ہے
ٹوٹے بازو تلواریں نلپتے ہیں
پھر کاندھوں سے بلند ہوائیں ارادے باندھتی ہیں
ارادہ پتلیوں کی حیرت میں پیوست ہوتا ہے
گرتے گرتے آوازوں پر میں چلنے لگی......
کٹیا میں روشن چراغ تختوں کی قبریں بنا سکتا ہے:

Scanned by CamScanner

لیکن اسے تیرے گھر کا بھی تو خیال ہے
یگانی محبت!
شہروں کے خاتمے بھی کچھ ابتدا کرتے ہیں
میں اپنے خاتمے پہ تمہیں رکھتی ہوں......
مٹی چراغ میں کبھی نہ جلی.......
چراغ مٹی میں کبھی نہ جلا........
سمندروں کے سینے کشتیوں سے بھرے پڑے ہیں
بادبان ہواؤں میں دب چکے
دریافت اندھیرے سے اندھیرا، سویرے سے سویرا
لٹیرے کے مسافر! سناتی ہوں ایک کٹاؤ.......
ایک مردہ تھا ایک زندہ تھا
پہلے کی آنکھیں درجنوں سمندر گنتی ایک کشتی پسند نہ آتی
دوسرے کی آنکھیں پلکوں سے گندگی میں بھولی آیتیں اونچی جگہ رکھ دیتیں
چلتے چلتے ایک اندھا ہو جاتا دوسرا بن جاتا
آہٹوں کو محسوس کرتے ہی راتیں کالی کرتا
وہ ایک سیکنڈ میں دوراہوں پہ چلتا
قاتل کی پہچان بن جاتا
سکون کی زنجیروں سے ڈرتا
کبھی وقت کو تراشتا، کبھی خیالوں کو
جو سنگ بچ رہتے اسے کیاریوں میں ڈال آتا
پھر بچ رہتے تو یہ کنکر باتوں میں بھر لیتا

Scanned by CamScanner

محفوظ چال سے وہ کسی کی طرف جا رہا ہوتا
پھول اور شاخوں سے بندوں..........
کنکر کی آوازیں مٹی میں تحلیل ہو جائیں گی
یہ تلواروں کے لباس سلوانے کی رسم کب سے بن گئی ہے:
جو مطلب ہے کہہ ڈالو!
کیا میرا مخاطب اتنا گھٹیا ہو سکتا ہے
خاموشی دل تک پھیل جاتی ہے:
خدا خوش ہو جاتا ہے:
انسان ٹھاٹھیں مارتا توبہ کرنے لگتا ہے........
کئی بار دہرانا چاہتی ہوں
گئے گزرے دن جھوٹی راتیں اور سارے دریا
لیکن سامنے دیکھنے کی عادت نہیں جاتی
بات آگے بڑھ جاتی ہے میں پیچھے رہ جاتی ہوں.....
آج ہواؤں کو پتھر نہ ہونے دو، یہ کچھ کہنا چاہتی ہیں
پھر تمہیں پا کر چاروں طرف پھیل جاتی ہیں
آخر پھیلتے پھیلتے پودا پیڑ ہوا.......
دیوار کے پار صحن بدنام ہوئے
جسم مٹی میں دھنسا جاتا تھا
کسی نے بیٹی کہا، کسی نے جسم سنوارا
سنوارتے سنوارتے غائب ہوئے، جنھیں لوگ دہرانا چاہتے ہیں
وہ ارادہ جیبے کپڑے اپنے دل میں رکھتے ہیں......

Scanned by CamScanner

قدموں سے ہنائی دھرتی میری خواہشوں سے بھی چھوٹی ہے
اور بلندیوں پہ بھی اٹل ہے
ساحلوں پہ افسردہ ہے دل میں خوش ہے
بیگانے سراپے اس کا ذکر کر رہے ہیں
بیگانی پوروں کی ہی وہ اجرت ہے
اور لفظ کی پہلی امان ہے......
مجھے لپیٹ لپیٹ کے رکھ دیتے ہیں یہ کمینے کتے موسم:
غیرتوں کے علم سچے دنوں کی تلاش میں نکلے
تنکوں کی لو میں کتنے جذبے پھنسیں گے
جتنے قطرے میرے لہو کے پاک ہوں گے
اتنے جیون میں خدا سے مانگوں گی نہیں.....
خلا میں اٹکی کائنات اشارے پہ رکھ دی گئی ہے
بے خبری سمندر کالے کر دے گی:
بنوں گی آئینوں میں رہنے والا لمحہ
پکڑوں گی چتا کے دھویں سے بننے والا انسان
اس کے بعد سوچوں گی.......
پھر جس دن تم مجھے وصول ہوئے
آگ کی ٹھنڈک زردی رہے گی
چھوٹی چھوٹی باتیں کئی انداز لئے پھرتی ہیں......
پیڑوں کی کھوہ میں کتنے رنگ رہتے ہیں
اب دل رکھتے ہیں انگلی پہ، سنبھلیں پھر گرتے گرتے

Scanned by CamScanner

اور اٹھیں اپنے جسم پر لپٹی ہزاروں آنکھوں سے
جسمی کائنات تو روح میں ہے ٹھہری رہے گی
خواب کے ادھورے موسم چمکتی سانس پر وار کیسے کرتے ہیں
تم نے پوچھا تو نہیں ہوگا کچھ کہا تو نہیں ہوگا
سو کے بھلا دیا گیا ایک چراغ......
بعض راستے تمھیں پسند کر رہے تھے اچھا ہوا سنگ میل تمھیں نظر نہ آیا
رسوائیوں سے لڑ کے بھی لوگ کھڑے ہیں
جن کے سہارے رات میں انسان چلے ہیں
بدنامیوں کے ساتھ میرے ہاتھ جلے ہیں
اور وقت خریدا ہوا کوئی تماشا
اور میری پریشانیوں سے رات اٹی ہے......
لہو کے پھول لئے تیرے لئے کیاریاں سجائیں
اپنی آنکھوں کو تیرا جھولا بنایا:
لوٹایا تجھے تیرا بچپن:
بخشی ہونٹوں میں دبی انگلی
اور رات کی، ہم نے چراغ کے حوالے
تم کیوں جاگتے ہو یا سوتے ہو......
گنومت ایک زندگی کے عذاب چنومت میری رسوائیاں
اور جو کپڑے چرائے گئے میرے جسم سے
ان پہ میری داستانیں لکھی ہیں، موت بعد قبول کرنا......
کتے کے منہ میں چاند تھا۔ لوگوں کی آنکھیں جسم سے ذرا پرے تھیں......

اور ایک سمت پوری رات
گھر کا مداوا کیوں کریں کوئی بھی سمندروں میں رہ سکتا ہے
اگر مٹی میں پانی نہ چھڑکا جائے......
سڑک پہ خدا حافظ کہنے والا تصور پردیس پہنچا
یہ سب کنارے کشتیاں ڈھونڈ رہے ہیں
زلزلہ آئے گا ایک پریشانی کی روداد ہے
تلاطم میں انکی سانس ہنیں
آسمان کی افراتفری مٹی میں سمو دی جاتی تو پل پل یہ رکا انسان
آنسوؤں کی ایک مالا دیوی کے گلے میں ڈالتا......
عورت جب تیرے سوال کو جنم دیتی ہے
کشتی پہاڑوں پہ تیرتی ہے
کاغذ گلیوں گلیوں گزارہ کرتے ہیں
آہیں اصل میں خدا کی باتیں ہیں......
شام چار بجے آئینوں پہ چلنے کی دعوت ہے
سو سالہ بکے ہوئے دل کا تحفہ خریدے
جس میں بقایا حیرانیاں پیک کر دینا
زندگی انسان کو صرف دس سال دیتی ہے
پہلی پورا ایک سال دیتی ہے دوسری پورے کر دیتی ہے
سلسلہ ٹھنڈے سورج کی طرح ہوتا ہے
وادی، ہماری آنکھوں کو ڈستی ہے
خوب تیمارداری ہے

Scanned by CamScanner

کہ بہتے دریا بہتے سانپ چاہتے ہیں.......
میں تو سمجھی تھی ہوائیں شرمناک سادگی کو خدا حافظ کہنے آئی ہیں
میں نے تو جانا تھا عزت جیسی مجبوری میرا پیچھا چھوڑ چکی ہے
لیکن سات رنگوں پر دوڑتی راتیں تہ در تہ رنگ رکھتی ہیں
اور میں ریزہ ریزہ انسان کے سپرد ہو چکی ہوں......
میں آج سب اشارے جان گئی
چراغ دل نہیں اور دل چراغ نہیں:
حسرتوں کے ارادے بہل بہل جائیں
مگر سراغ لگایا تو میں ہی ٹیڑھی تھی
نہیں نہیں کہ ہاں میں مدتیں گزرتی ہیں.........
رات میں خنجر توڑا گیا، راستے تو جوڑے بھی نہ تھے
لبوں پہ آخری سوال تو ابھرا بھی نہ تھا
یہ پہلے پہلے بھروسے کہاں تک اہتمام کریں گے
پہلے سے خبر گرم ہے
سرد رات الاؤ ڈھونڈ رہی تھی کہ سورج بے ایمان ہو گیا
سو سالہ انتظار چراغ میں قید ہے
رہائی منتوں کے طور تو میری موت ہے
میری عادت کو خطا سمجھ کر سمٹنے والے
آنکھوں کے سمندر پاکی اور ناپاکی سے آلود ہوتے ہیں
کہ دو راستوں کا فیصلہ مختلف نہیں ہوتا
.بہروپیا ہمارے باپ کے باپ کی روح سے لپٹا رہا

Scanned by CamScanner

پھر، ہم کون ہوتے ہیں اپنی مٹی کریدنے والے
شفاف وعدوں پر دہکتے کوئلے بھی رکھے جا سکتے ہیں
بیساکھیوں کی حدیں بھی......
میں نقد ہوں یہاں دلاسے والی بات نہیں چلے گی
وہ اپنے جسم کی خطائیں مجھے بخش جاتی ہیں
کہ بلند فہمیاں سہارنے والی کہاں
زہر میں بجھی زبان پہ شرمندہ ہونے والے
قبر کتبوں سے دور نہیں ہوتی
خطا انسان کو پا ہی جاتی ہے کہ جلد بازی اتنے رسے کستی ہے
پھر منّت منّت کھلونے خاک اڑاتے ہیں......
ادھر بھی دریا ادھر بھی دریا
سامنے نینوں بھری خواہش
چوکھٹ پہ آنے جانے والے
دیواروں میں گھر
پلٹتی صدائیں چھونے آئیں
پہاڑ زمین پہ اتر آئے
پہلی پہلی ٹیڑھا شکوہ
جھلمل رکا ہے صدیوں پیتا
گلابی آنکھ میں آنسو
پیڑوں پیڑ پرندے روٹھے
رات سمائی دل میں شاید ابھرا چاند کھلائے کھیل

Scanned by CamScanner

بستی میں وہ جاگ رہا ہے جس کا جیون سوتا جائے
خواہش بدلے کون جیا ہے پھول ہنسے پتھر شرمائے
بے خوابی کا کمرا چھوٹا آنکھوں جیسا جیون کھائے
اور روز میں دیکھوں
ایک پڑاؤ میں سو جھونپڑیاں جلتی ہیں
تب گھر کتنا یاد آتا ہے
تم یہ کیسے سمجھے کہ میں رو دوں گی بات بھی کہہ دوں گی بلکہ ساز چھیڑوں گی
بے مقصد اگر کلیاں توڑی گئیں تو ہزاروں ساون مبہم ہو جائیں گے
خوشبو پہنچے تو پکھیرو پوریں اسے حفظ کریں نہ کریں
نقطے ضرور کر لیتے ہیں:
پھر بیج بوئے جاتے ہیں اور تاک میں شرافت تو ہر وقت رہتی ہے
ہر شے پوری دنیا ہوئی جاتی ہے
خالی کپڑے جب ہواؤں سے کھیلتے ہیں جانے کون یاد آتا ہے
اب بھی وقت ہے ایک علم کا
مٹی ڈالو آسمانوں پہ آندھی سے پہلے نام دربدر ہوئے.....
علم کو تھامنے والے کون نکلے، یہی اپنا پرایا دوست تھا
دام بڑھتے جا رہے ہیں دشمن کہیں دوست نہ ہو جائے
تم تو پہلی قبر سے چلے تھے دن نکلا تو دھوپ کا شکوہ:
دہلیزوں سے شروع آوازیں میرے آنگن سے اڑتا چاند ہوئیں
اور جب یہ چاند ان گنت آسمانوں پر داغا جاتا ہے
بھروسے کے پیچھے آنکھیں جھکائے چلتے ہیں

Scanned by CamScanner

کہ کہیں بے گھر زمین سورج کے گرد اپنا ہالانہ بنانے لگے
آئے دن ایک نئی قسم کھاتی ہوں
شریف مذاق چلتا رہے تو کیا حرج ہے
خوش تو اتنے ہیں کہ شب و روز پنجرے میں بانٹے جاتے ہیں
اور کہہ دیا جاتا ہے تمہارا انتظار کیا تھا
نیند میں پھنسے خواب نکال باہر کروں گی
کہ پتھر کی دلہن کا بسیرا بیتی رات کے ساتھ ہوا چاہتا ہے
ناحق پھولوں کو چراغ پہ رکھتے ہیں
دیکھے کوئی لوٹی ہوئی چاندنی
ایسے ہی اس عہد میں باہیں پھیلی تھیں ایسے ہی نیم واسی چلی تھی
جیسے ہی دروازہ کھلا کمرے کی عریانی نے سابقہ قصے چھیڑے
تیور کشکول لئے آوارہ سے ہوئے
کوئی میری طرف بڑھتا ہے پاؤں زمین پر آ رہے
آدھی زبان پہ میں آنکھیں رکھے اسے پکارتی
کھڑکی کا شوق سورج سے پردہ اٹھاتا ہے.........
میرے حصے کی کرنیں مجھے تراشتی ہیں
لاچار اٹھتی ہوں اور اسے حفظ کر لیتی ہوں
اتنے میں پانی اور مٹی ایک ہو جاتے ہیں
قصہ تھوڑا رات لمبی
پھر سورج اپنے نیزوں سمیت انسان زمین میں گاڑتا ہے
لوگ مارے خوف کے اپنی عمر اور اپنے راز جمع کرا دیتے ہیں

Scanned by CamScanner

اور سورج کئی باہنوں میں چھپ جاتا ہے
جس بازو کا وقت پورا ہو چکا ہو وہ سورج سے الگ ڈوبتا ہے
بجلیاں انہونی داستانیں گزارتی ہیں
آسمان خلاؤں کا اعتماد بحال کرتا ہے تو مٹی گیلی ہو جاتی ہے
کھیت دریاؤں کا انتظار کرتے ہیں
انہیں آسمانوں پہ چھوڑ دیا جاتا ہے......
اب مقدر کی باری ہے اس سے زیادہ ہم انصاف کرنا نہیں جانتے
یہ قاعدہ پہاڑ تلے ہی دبا رہا ہے۔ قاعدہ آگ کو دے دینا
جسم کی بات برابر رہنی چاہئیے
تم مجھے کہانی سنانا اس کے عوض میرے دکھ تم لے لینا
پھر دریا میں بہتے کاغذ نہ رکیں تو میرا نام لے لینا
پیڑوں سے روٹھے پتے فیصلے کا حق رکھتے ہیں......
دو میل جب آخری لبوں پہ تھے
نابینا وصیت مٹی کا بوجھ اپنے کاندھوں پہ اٹھا لیتی ہے
ہوائیں چہ مگوئیاں کرنے لگتی ہیں
اور کمرے میں رشتوں بھرا دستر خوان بچھا دیا جاتا ہے
وجود والا دہلیز تک سفر کرتا ہے:
ابھی ابھی سہانی آگ کے سمندر میں دو کشتیاں چھوڑی گئی ہیں
کھلے سمندروں میں بھی لوگ کہیں تختوں کے مکیں تو نہیں ہو گئے
بھرم رکھنا کہ دل کوئی دوپہر مانگنے نہ پائے
مہلت اپنی حد تک دینا

پرائی بیٹیاں دعاؤں کے گھونگٹ مانگنے لگی ہیں
ان کی آنکھوں کے حوالے سے تم صدیوں تک چل سکتے ہو
ان کے دیس چننے گئے ہیں کہ یہ وطنی کہاں کی ہوئیں
ایسا ہے ان کی مٹی پھول ہوتی ہے.......
ان کے آنچل سے کالی مٹی باندھ دی گئی ہے
ان کے دل سے سورج جلتا ہے
اور جن ہونٹوں پر چاند کے داغ پہنچائے گئے
وہاں بھی لوگ ہدایت کے طلبگار نظر آتے ہیں......
ریت میں دھنسے پتھر جب ہواؤں کو خدا سمجھ بیٹھتے ہیں
تو کیا میں ایک سانس فروخت نہیں کر سکتی
اور پل کے اوپر پھیلے ہوئے آسمان خرید نہیں سکتی
میرے ضمیر میں سات جہنم جلتے ہیں
جن میں ایک جنت ہے
جو سرد مہری کا خنجر لئے میری نمائشوں کے سامنے مجھے للکارتی ہے
باقی یہ چراغ تو بھولا ہوا راستہ ہے
وہ پیڑوں سے میرا نام پوچھتا ہے
یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں لباس میں ہوں
آگ کے پہلے قدم پہ میرا ماضی ہے
اور دوسرے قدم پہ مجھ سے عشق کرنے والے
میرے طور پر وہ پہلے سمندر دیکھیں پھر دریا پھر ایک تالاب
چاند پورا آسمان نہیں گھیرتا.......

Scanned by CamScanner

ہوا کا بدن لگاتار آمادگی ہے بے باکیوں کی
ہے کوئی دورا ہے پر
جسے یقین کے ساکت پرچم پہ ٹھہراؤں
اور آبرو کے ہجوم سے نکال باہر کروں
رنگوں کو جھڑکنے سے اگر میرا لباس پھٹنے لگے
تو تبسم کی حد تک رہنا:
پسلیوں میں ابھی چالیس ایسی خلائیں ہیں، جہاں ٹھہر نہیں سکتے
مٹی پانیوں کا بوجھ اٹھائے جانے کسے تکتی ہے
اور پانی مٹی پر ناچتے ناچتے ایک دن بادل نہ ہوا تھا
یہ سورج تو ہماری آگ کا اہتمام ہے
زرد پھول اور زرد چہرے جلائے جائیں تو آگ زرد ہی رہے گی
اور جہاں آگ لگائی جائے وہ مٹی صرف کالی ہو جاتی ہے.......
دریا سمندر کی طرف نکل جاتا ہے
سمندر کے مکیں دھرتی کے ناگ سے زہر مانگتے ہیں
وہ کہتا ہے یہ میرا دیس نہیں
اور سمندر کبھی کروٹ نہیں لیتا اور آسمان ٹوٹتا نہیں
جہاں تک ہاتھ نہ پہنچے وہاں لوگ قدموں کے نیچے اینٹیں رکھ لیتے ہیں
فریب نہ کبھی مٹی دیتی ہے اور نہ کبھی دل
تو کیا میں چند دن دور تک جا سکتی ہوں
کیا جسے پاگل نہیں کہہ سکوں اسے انسان کہہ دوں:
میں چاہتے ہوئے بھی آئینے نہیں توڑ سکتی

Scanned by CamScanner

کہ آنکھوں میں بندھا چاند ایک چہرہ سمندر میں رکھتا ہے اور ایک دریا میں
چپکے چپکے چاند تکنے والے، یہ تہوار کئی لوگ مناتے ہیں
جیسے میں شمار ہوئی
رُک رُک کر میں نے یہ کائنات دیکھی تو مٹی پہ مٹی کے پھول بنائے.....
کہ میری آستینوں میں کوئی دل اٹک نہیں سکتا
خلاؤں میں جھانکنا تو میری پرانی عادت ہے
خلاؤں کی طرف کوئی آسمان مت لڑھکانا
کفر جس دن میرے تیوروں کو پھانسی سناتا ہے
آسمان کو کھودا جاتا ہے اور ایک قبر تیار ہو جاتی ہے
میں اپنی تلافیوں پر کسی بھی چہرے کی اجازت نہیں چاہتی
عادت دو ہاتھوں کے ملاپ پہ نہیں کھلتی
دریا کی طرح نہیں ہنستی محبت کی طرح چلتی ہوں
ہواؤں نے جس پھول کو چوما اس کا انجام نہیں بھولتی
تاریک کمرے میں رکھنے کے لئے لوگ میری آنکھیں مانگ جاتے ہیں
اس نابینگی میں اگر مٹی حاملہ ہوتی ہے تو میرا کون سا چراغ جلتا رہے گا
چاہوں تو قطرے میں رہوں
مانوں تو کائنات کے باہر بازوؤں کو پاؤں.......
بہاؤ کشتیوں پر سوار ہوئے گود تلاطم سے ہری ہوئی ہے
وہ نیم شرمندگی کے اوزار پتھروں کو دکھاتا ہے
تو اصل تراش آدمی کے ساتھ چلتے ہوئے سائے سے ہوتی ہے
پڑوسی امنگیں سمندروں ابھری موج کو جب سمندر ہوتا دیکھتی ہیں

Scanned by CamScanner

بھاگ کر ایک گڈا لے آتی ہے
اور آخری خواہش کا سودا کر لیتی ہیں
اگر لہو میں پھنسا کوئی جنم نہ ہو
اور سمندر جو تم دیکھ رہے ہو
اس کی موجوں میں میرے خدوخال بہادئیے گئے ہیں
اور تیری راتوں میں بسنے والا چاند
ایک دن اپنی سادہ لوحی سے تجھے قتل کرے گا
تو یہ لازم ہے کہ میں بہروپئے کو کہیں دور لے جاؤں
جہاں محبت، زندہ آنکھیں رکھے، ڈسے ہوئے جذبے نہیں......
میں ڈسے جذبے چھپانا چاہتی ہوں
اقرار کے ہاتھوں ساری عمر کی بیقراری تیری کہہ دوں
م خاک اچھے ہیں
اور تیری مزدوری، ہم تمہیں ضرور دیں گے
چراغ کے عوض گھر دیں گے گھر کے عوض چراغ دیں گے
چراغ کو ٹوٹنا پڑا ایک کائنات کے بعد
خدا نے مجھے ایک جوڑا بھی نہ دیا تھا
میں نے تو آسمانوں کے حوالے سے اپنے قدم گنے
مٹی کو آئینے کی مانند تراشا تو لوگ کہنے لگے
تیرے تیور بھونک رہے ہیں
اے خریداروں کے بکنے والو
مٹی کا گھونگٹ دھرتی کے چاروں طرف پھیلا سمندر ہے:

Scanned by CamScanner

اور میرے گھر کی بھی چار دیواریں اور دو گلیاں ہیں
کبھی سیدھی راہ سمندر کی مجھے دکھلاؤ
دریا میں ٹھٹھرے انکار کیا ہوئے، آخر جالیا نا سمندر کو
بس چندی چندی مٹی لئے سمندر کو جاتے ہو
کہ من من آنکھیں رکھتے ہو اور ذرہ بھر پاؤں
آو دیکھو میری نگری میں
سانپ کے سر پہ تاج نہیں ایک دیا جلاتی ہوں
پھنکاری ہے بس پھنکاری
پہنچوں تو جنگل جاگے........
اتروں تو لہو سیراب کروں
شاخ پہ آدھا پھول جاگا:
یہ سچی گرہیں ہیں پچی گرہیں
تھوڑا سا دل سو مہر ہے
صبح کے چراغ کی مانند آمیں تجھے بھول جاؤں......
سمندر میرا پیشہ ہے جو کائنات سے باندھا گیا ہے
پھر میرے ساتھ بھی تو باندھا گیا ہے
اداس راتوں کی قسم کہتی ہوں تیرے گھر کی دیواریں زندہ ہیں:
یاد ہے تیرے ساحل کی تکرار
چاند کی چغلی تو چاندنی کھاتی ہی رہتی ہے:
وقت کا مداوا صرف پھول ہی نہیں ہوتے چاند گہن بھی ہوتا ہے
جس سے مائیں ڈرتی ہیں:

Scanned by CamScanner

یا نسلوں کی خوشبو ایک ہی پہلو رکھتی ہے
اور موسموں کے بدلے آگ تاپ لینا زیادہ بھلا لگتا ہے
سمندر کو ہاتھ میں رکھ کر دیکھیں تو کوئی رنگ نہیں ہوتا.........
پتھروں کو آسمانوں نے روشنی بخشی
جب یہ پتھر مٹی پہ عاشق ہوتا ہے
مایوسی کے خالی پیالے کتنے لبوں تک جاتے ہیں......
سنگ میل کا مسافر کس تکلف پہ قربان ہے
تماشہ ہوا میرا چرچا ہوا
راستے کی خاک کسی نقش پہ ثبت تھی
کہ موسم آنے والا تھا
وقت تھکنے والا تھا
راہزن لٹنے والا تھا
وہ آتا ہے جلے پیڑوں کی خوشبوئیں چنتا
پوچھا کتنی شہسوار ہو، دھند گواہی بنتی ہوں
رات کٹی لفظ بٹے چشمہ جیسے ریت بنا
حسرت کے بعد زمانے نے ایک تبسم خریدا ہے
جس کے ہوش میں کوئی گناہ نہ تھا
کہ لکڑی کے جل جانے میں پیڑ کی شان طرح داری میں اضافہ ہی ہوتا ہے
دیپ میرے ہوئے
جل گئے والوں نے آنکھیں موند لیں.....
خدشے تو کیا --- زندگی کے اوزار ہیں

Scanned by CamScanner

جنھیں کہیں کہیں رکھتے ہوئے چلی آ رہی ہوں
محبت پہلو کا چاند ہوا چاہتی ہے
ہم چاندنی میں سفر کر رہے تھے
ایک چاند مانگ کر مفلس ہوئے......
انتظار سے ٹوٹا ہے وہ آدمی
شاید دیوار سے دور تک جا چکا ہو......

O

Scanned by CamScanner

میرا نفس مرد کی اکائی چاہتا ہے

میں پھولوں سے زیادہ ہنس سکتی تھی
اور موت سے زیادہ مر سکتی تھی.....
زمین سے پگڈنڈیاں بچھڑ جائیں تو موسم ہنیں آتے
پرندے اپنی اپنی پرواز سے بچھڑ جاتے ہیں
اور میں، ہمیشہ ٹوٹے پر اکٹھے کرتی رہتی تھی.....
سو تمھیں بھی میرے جھوٹ کی پیاس لگے گی......
لیکن میری آنکھیں نفرت سے حاملہ ہو چکی ہیں
میں سورج سے زیادہ سچ بولا کرتی تھی
اور گناہوں کی گواہی میری حیرت کو ڈستی تھی

○

Scanned by CamScanner

سوگندھی نامہ!

میرے سپہ سالار کے پاس اعضاء کم
اور لنگا میں زیادہ تھیں......
میں تمہیں کما نہ سکی
کہ کھوٹے سکے میرے پستانوں سے بہہ نکلے تھے
میں آدھی چارپائی بنتی رہی......
اور تم میری شرمگاہ میں سوتے رہے
تم موت نہیں بھولتے میں بھوک نہیں بھولتی
میری شرمگاہ میں یہ کون سا کھوٹا سکہ چل نکلا ہے
کہ جہاں سے چاہوں تمہیں خرید سکتی ہوں
موت زندگی کا انزال ہے
سو میرا طوائفی جنم انسان سے ہوتا ہے
میں نے ناچ ناچ کر جھانجھر گنوائی
تم نے خاموش رہ کے........
وہ طوائف تھی شہوت زدہ نہیں.....
اس لئے حرامزادوں نے تو حد کر دی
عورت کو صرف انزال سمجھ بیٹھے
واہ رے مرد نہ تو گلیوں میں بھونک سکا
اور نہ عورت میں

Scanned by CamScanner

کھا اپنے نطفے کی قسم لیکن تو اپنا نطفہ نہیں جانتا
کہ عورت ہمیشہ سے طوائف رہی ہے
تمہاری تلوار اور تمہاری سپہ سالاری اس وقت کہاں تھی
جب چار زخموں کے اقرار پر میں تمہاری معراج تھی
سوگند ھی نہیں جانتی
کہ رات اسے کہاں سونا ہے اور کس مرد
نے اس کے ساتھ قہقہہ لگانا ہے
میں نے گالیاں جیتی ہیں اور تم نے ہاری ہیں
اور مرد حیا پہچان لے تو وہ مرد نہیں رہتا
میں گناہوں کی ترتیب ہوں
میں کسی کی بھی اس لئے نہیں
کہ تم مٹی کے سورج ہو اور صرف مشرق میں رہتے ہو
میں مشرق کی کوکھ ہوں اور مغرب تک بچے جنتی ہوں
میں بے جسم اور بے لباس جل رہی ہوں
آج تم نے میری گڑیا بیاہی ہے
بارات میں تم نے کھوٹے سکے برسائے
اور امیر بننے کے شوق میں لوگوں نے
اپنے ہاتھ گندی نالیوں میں ڈال دیئے
میری گڑیا جلا وطن کر کے
تم نے بے گھری کا دعویٰ کر دیا
اور زمینوں پہ جدائی کا سوگ منایا جانے لگا

Scanned by CamScanner

آگ بھری روٹی

آگ اپنے پورے رزق سے جل رہی تھی
چراغ اپنی زبان خلا میں رکھ دیتا
آگ کا ضمیر جب خاک بھر مرتا
مٹی کا انسان آنکھ بھر رو دیتا
مٹی قبروں میں دفن ہونے لگتی تو آگ مرنے لگتی......
انسان بجھتا رہا اور آگ جلتی رہی
پیاسے کٹورے میں اس نے آگ بھری روٹی رکھی
اور خدا کو بھوکی آنکھوں سے دیکھنے لگا
خدا کی آنکھوں میں جب اس نے فاصلہ دیکھا
تو اپنی پیاس تلے رہنے لگا........
آگ بھری روٹی مٹی کو اپنی کہانی سنا چکی تھی
اور وہ اپنی پیاس پی رہی تھی:
روٹی میں بنجر پیاس تھی اور بنجر نیند تھی
ہاتھوں میں ٹوٹی ہوئی چوڑیاں ہنس چکی تھیں
میرے اندر کی زنجیر ہنس چکی تھی
میں کوڑے کے ڈھیر کو گندی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی
چراغوں کی گندگی سے کپڑے زرد ہو چکے تھے

Scanned by CamScanner

اور ہونٹوں پہ آگ بھری روٹی جل رہی تھی
سولیاں! رزق کی سولیاں اپنی مٹی اپنا رزق بھول چکی تھیں
میرا رحم اجتماعی قبریں بن چکا تھا......

○

Scanned by CamScanner

خدا کی ریاست

تمہاری آواز کنواری ہے
ورنہ میری رات کنواری نہ ہوتی
آج مٹی کا جنم دن ہے
افسوس مٹی اور میرے درمیان
خدا کی ریاست ہے

میں نے جھوٹ کے بڑے بچے کھلائے
لیکن وہ مجھ سے زیادہ
جوان نکل گئے
اور میں سچ جنتی رہ گئی

Scanned by CamScanner

وارڈ نمبر ایک

وارڈ نمبر ایک میں آنکھیں رہتی ہیں
وارڈ نمبر دو میں خاموش رہتی ہے
اور وارڈ نمبر تین میں کوئی نہیں رہتا
اپنے لہو میں قہقہے لگاتے ہوئے لوگ
چھپی چھپی آنکھوں سے دیکھتے ہیں
کاش عورت بھی جنازے کو کاندھا دے سکتی
لوگ میرے اعضا میں کاندھا بدل رہے ہیں
یہ وارڈ نمبر ایک کا آخری بستر ہے
اور آخری بستر پہ بات ختم ہو جاتی ہے
لگتا ہے سارے مریض نازی کیمپ سے آئے ہیں
اور وارڈ نمبر ایک اس سے زیادہ کیا کہے
کسی وقت بھی کپڑے چرائے جا سکتے ہیں

○

Scanned by CamScanner

میرے بیٹے !

ایک دن مجھ پہ میری آنکھیں ٹوٹ پڑیں
مجھے تیری خالی آنکھوں کی قسم
ایسا ہی سناٹا تھا
جب میرا باپ کھو گیا تھا
تیرے پاس کھلونے ہیں
میرے پاس تو ہیں
میں نے اپنا نام مٹا کر تیرا نام رکھا تھا
میرا خالی کفن تیری ماں کی لاش رکھتا ہے
تجھے مٹی پر نیند آ گئی
تو میں جاگ گئی بیٹیا
جاگتی آنکھ کے پاس !
نہ کوئی چاند ہوتا ہے نہ کوئی سورج
میرے دکھ سکھ کی پڑوس میں رہنے لگے
میرے پستان تمہیں آواز دیتے
آخر سفر قدم کی قید میں آئے
تیرے ایک آنسو پہ
تیری ماں بازار ہو آئی

Scanned by CamScanner

پنچھی مجھے خالی ہاتھ چھوڑ گئے
آخر بازار لگے
پہلی بولی تیری ماں کی لگی
اور آخری بولی تک تیرا باپ سوتا رہا
اگر میں اپنے گناہ میں مصروف ہوں
تو مت پکارنا بیٹیا !
کہ میں تیری ہر صدا پر جنم لیتی ہوں
اگر میں نے جنم لے لیا ہے
تو بیٹیا! مجھے شام کو دار پر چڑھا دینا
کہ تیرا جنم سب کے سائے میں ہوا تھا

○

Scanned by CamScanner

رہائی کے بعد

انسان وقت سے زخمی تھا اور وہ قدم قدم بہل بہل جاتی تھی
لیکن زمین بہت گہری تھی۔ اور پستیوں کے شکار پستیوں پہ پرواز کرتے رہتے۔
وقت ایک گہرا داغ بن چکا تھا۔ اور سفر زمین کی صداؤں سے زیادہ گہرا نہ تھا
دل کا سایہ جب بھی پڑتا ہے لباس پہ اک پرچھائیں سی اڑتی رہتی ہے اور دکھ کی
بوندا باندی جب آسمان پہ رہ جاتی ہے رات میرے گھر نہیں آتی۔ میں آنکھوں
پہ خوف کا کاجل لگائے وقت کو گنتی رہتی ہوں اور وقت مجھے گنتا رہا
اقرار کی صلیبوں پہ میرے کئی قتل ہوئے اور اجنبی وقت گھڑی میں رہنے لگا تھا
۔ خوف کی تاریکی سے میں اکثر کترا سی جاتی۔ اور زنجیروں کے ساحل سے کھیلتی
رہتی۔ بے زبان زمین پہ اکثر دوڑتی رہتی
تنگ گلیاں اتنا شور مچاتیں کہ گھر ایک در ہو کے رہ گیا اور میں خاموشیوں میں
رہنے لگی۔ آنکھیں دل کے تالاب میں ایک ڈوب جانے والی خواہش تھی
اور روح کی ننگی باتوں سے تن آسانی پیدا نہ ہوتی تھی
جبر کا خار دار بدن سامنے رکھا ہوتا
اور صلیبوں کے مردہ چہروں پہ کوئی سچی آواز نہ تھی
بینائی میرے دل میں قید کر دی گئی تھی
اور میرا بدن روح میں دھڑک رہا تھا
آنکھوں کی چیخوں سے میری آواز زخمی ہو چکی تھی......

Scanned by CamScanner

آوازیں ان گنت لمس لئے سائے سے اکھڑ چکی تھیں :
سچی آوازیں دہلیز پہ جوتیوں کے ساتھ رہ گئی تھیں
اور خوف میرے کفن کو سیاہ کر چکا تھا
میرے اندر گرا ہوا ایک کھلونا جڑ گیا تھا اور کھیل رہا تھا
اور صلیبوں کے مردہ چہروں پہ کوئی سچی آواز نہ تھی

○

Scanned by CamScanner

نیند کا رنگ

نیند کا رنگ جب میرے کپڑوں سے گرتا میری مٹی سیاہ ہو جاتی
تھکی ہوئی روحوں کے پاس بھی اندھیرے نہ تھے جو میں چراغ جلاتی
اور کھلونے کو جوڑنا میری عادت نہ تھی
کڑیاں رہائی کے بعد کڑیاں ہی رہ جاتیں
میں آنکھوں کو چپ چپ دیکھتی رہتی......
غریب کو بھوک سے زیادہ ننگا دیکھنا چاہتی تھی
میں اپنے آپ میں ڈوب رہی تھی
کہ ہر موج زمین ہو کے رہ گئی
آنکھوں سے نیند کا رنگ گر گیا
کہیں سے انسانی اندھیرا مل جاتا تو آنکھیں اور نیند دیکھنے لگتیں
اور میں بینائی کو بجھنے نہ دیتی
سچائیوں کے سنگریزے جب مجھے دفن کر چکے
تو میں بت بن گئی
مردہ آنکھوں پہ بین کرنے کے لئے کوئی آواز نہ رہ گئی
میری روح میں سناٹے کی پرواز رہ گئی تھی
اور مٹی اپنے ذروں میں مر چکی تھی
مٹی کے رحم سے انسان پیدا کرنا میرے بس میں نہ تھا

Scanned by CamScanner

سو میں انسان کی نیند میں شامل نہ تھی
زندہ آنسو کہاں رکھتی :
کہ ذلت میں میرا دل ڈوب مرا تھا
اور سورج بھی اپنی قید سے نکلنے والا تھا
اے میرے نام مجھ سے مت چھپ!
مجھے پتا ہے تو بڑا گناہگار ہے
اور لوگ بھی جانتے ہیں تیرا نام بڑا ہی ننگا نام ہے
ارے مجھ سے سترپوشی کیوں کرتا ہے
مانگ لے کسی نام والے سے نام
سو جا سو جا! ابھی رات باقی ہے
جاگ رے جاگ، لہو پیوندی ہونے کو چلا ہے
آ میرے اندر محورقص رہ
کہ بدن اور نام بیٹی اور جورو
دیوار میں جل بجھ
کہ آج ہواؤں کے ساتھ چراغ بھی پاگل ہو گئے ہیں
حرامزادے کتے!
جب سے جنم لیا ہے میرے پیچھے پڑا ہوا ہے
اوہو پکڑا گیا
تیرا جنم بھی تو میرے ساتھ ساتھ ہوا تھا
میں تو اتنی اچھی تھی
تیرے پاس سور کیسے آیا

Scanned by CamScanner

کیا میں نے تجھے دودھ نہیں پلایا
تیری وجہ سے لوگوں کے ساتھ سوئی نہیں ہوں
تجھے بڑا نہیں کیا ہے!
میرے ساتھ چلتے چلتے کبھی مٹی کے نیچے چلا جاتا ہے
کبھی پھول بن لمحے کا دھوکا بنتا ہے
کبھی لوگوں کے لبوں سے کھیلتا ہے
آخر چاہتا کیا ہے
تو نے کہا میرے ساتھ ہمبستری کر
سو تجھے پیدائش والے دن سے اپنی آنول نال سے باندھ لیا!
حرامی! مخبر! میں ذرا سی پاگل ہوئی تو
کوٹھے پر جا بیٹھا تھا
گھنگھرو چراغوں کے ساتھ ہی بجھ گئے
ارے تیرے لنگوٹ میرے پاس ہیں
ہار جا ہار جا کہ آج تک کوئی نہیں ہارا
اتنی مرلی بجا کہ میں اپنے اعضاء میں محو ہو جاؤں!
اتنے ساز چھیڑ کہ میں آنکھوں سے دور چلی جاؤں
کسی ویران دل میں
کسی ویران چاپ میں
پھر دوسرے نام والے نے اپنے بدن کے لئے
۵ روپے کا ٹکٹ لگایا ہے
اور اے نام میرا ٹکٹ تو تو ہے

Scanned by CamScanner

رسوائی کا ٹکٹ
کٹی ہوئی نیکیوں کا ٹکٹ
جھلسی ہوئی بھوک کا ٹکٹ
مرد میں پھنس جانے کا ٹکٹ
مجھ سے جھوٹ مت بولا کرو
کہ میری رات قابل احترام ہے
کہ میری شرمگاہ میں
کتنے ہی لوگ مر رہے ہیں
اور میں زندہ ہو رہی ہوں
اور میری بہن ایک پیڑ کی چھاؤں میں کھڑی ہے
اسے کیا خبر میں کون ہوں اور اے نام
تو کون ہے!
اُلو کے کان
میں سارے اعضاء بانٹ چکی
کہ میرا بدن سے کیا ناتا
اور کسی کا بھی بدن سے کیا ناتا
خدا نے خود کہا ہے تمہارا ماس کیڑے کھائیں گے
تو اگر میرا ماس مرد کھا رہا ہے تو کیا حرج ہے
اور پھر بھوک لگی ہو تو حرام کھاؤ!
سو میں حرام کے مرد کھا رہی ہوں
قصہ کیا ہے

Scanned by CamScanner

میرا نام میری پہچان نہیں
میری دھاریں مرد کو لپیٹ رہی ہیں
قیدی ہے نا
اسی لئے ہمیں آنکھ مچولی نہیں کھیلنے دیتا
میرا نام بھاگ گیا
انسانو آج میرا نام ڈھونڈ لاؤ
مردو کوئی قبر میرے لئے بھی چھوڑ دو
کہتے ہو تو
آگ میں اپنی قبر بنا لوں گی
میرا نام چراغوں میں لگی ہوئی آگ میں جلتا رہے گا
اور میں چتا کی آگ
بولو!
سارے سمندر تم نے گن لئے
دریا یتیم تو نہیں
اے نام میرے نام!
ہر دل میں میری ایک قبر بنا ڈال
کہ یہی ایک رشتہ ہے

○

Scanned by CamScanner

ایک مکالمہ

میں عورت
تم سے عشق کرتی ہوں
کل تو تم نے مجھے پھول دیا تھا
ہاں آج میں تمہیں گواہوں سمیت چاہتی ہوں
کسی پھول کی گواہی نہ چل سکے گی!
آج میں اندھے ہاتھوں سے لمس کو پکاروں گی
تم نے اپنا نام تو نہیں بدل دیا!
دھوپ سے کبھی سچ بولا ہے!
لیکن تمہاری تنہائی دیکھ کر تم سے عشق نہیں کروں گا!
تم جانتے ہو کہ میں تم سے عشق نہیں کر رہی
اس لئے جھوٹی حیرت سے آنکھیں اوڑھے ہوئے ہو
میں تمہاری محبت کو بتاؤں گا
کہ تم مجھ سے عشق سیاہ کر رہی ہو!
میرے محبوب نے کبھی میرے سیاہ کپڑوں سے ہاتھ نہیں دھوئے
لیکن اتنا ضرور ہے
کالے رنگ پہ کوئی رنگ نہیں چڑھتا!
لڑکی!

Scanned by CamScanner

تمہارے کہنے کے مطابق کہ تم مجھ سے عشق کرتی ہو؟
لیکن آج میں تم سے عشق نہیں کروں گا
پاگل! میں چونی کا پیٹ پال رہی ہوں!
اور یہ تم بھی جانتے ہو!
اسی لئے تو تمہاری چادر چاک نہیں کر رہا
میری کہ اپنی؟
خوب لفظ ہے بھائی!
کہنے لگی! اور کہہ گئی!
واہ! آج عورت نے مرد کو چھیڑا ہے
تو دہائی دینے لگا! کہ ایسا کم ہوا
پورے ۵ دوستوں کے میدان میں کہا ہے
کیا؟
وہی حرامزادے جو تو سمجھ رہا ہے
میں نے اپنی تمام بہنوں سے کہا ہے مرد چھیڑ کھیل کھیلیں!
سمندر دریا میں بہنے لگا!
نہیں رے نہیں!
میں نے آسمان سے تارے نوچ، پھول سجائے ہیں
تو میری گود میں آجا!
میں نے عشق کرنے کا دعویٰ کیا ہے
تری گود بھری کرنے کو کب آئی!
بس! دو منٹ لب پر آئے

Scanned by CamScanner

چپ!
برابر والی دیوار میں ایک اور عورت پوشیدہ ہے
میرے دروازے بڑے محتاط ہیں!
لیکن! نہیں! نہیں
میری بس میری!------
اور دیوار میں ہاتھ رہ گیا
کتیا! تمہاری جیسی عورتیں ہی گھربار لٹاتی ہیں
میں نے تیرے شوہر کو نہیں چھوا!
اس نے اچانک مجھے ہاتھ لگایا ہے
میں نے صرف کہا تھا
میری باہنیں تمہارے گھر کی سازش کرتی ہیں
میں تمہاری ہی محبت میں نکلی تھی!
میں تمہیں جنم دینا چاہتی ہوں
اسی لئے پیدائش کے عمل سے گزر رہی ہوں
مرد پیدا کرتے ہوئے تو آنکھوں کے آسے ٹوٹ جاتے ہیں
میرا درد دیکھ!
اے میرے عاشق کی بیوی
کہ تیرے شوہر کو پیدا کرنا چاہتی ہوں
لذتوں کا سودا نہیں کر رہی
کہ زیر ناف ایک دیوار رکھتی ہوں!
مرد بازاروں میں ہے

Scanned by CamScanner

تیری انگیا میں ہنیں
میری گال پہ تیرا تھپڑ پڑا ہے
مت اٹھانا!
کہ میں اپنا ضمیر بننا چاہتی ہوں
ہاں! آج کوئی بات ضمیر بن گئی ہے
کہاں ہوں میں! اے عورت تیرے پاس!
کہاں ہے وہ!
اے عورت تیرے پاس
عورت کہاں ہے
کوٹھوں پہ، آنکھوں میں!
اور چاپ میں!
نکل جاؤ! دروازوں سے
تم نے مجھے آج نکال دیا! تو دروازے ہمیشہ اداس رہیں گے
تم میری رات بھول رہی ہو!
کل کہانی سناتے سناتے بھٹک جاؤں گی
میرے عاشق نے
رات میں میرا ازار بند بھگونا چاہا تھا
اس لئے میں نے اسے عشق کے پیکٹ میں باندھ دیا
اور اس کے اسی جذبے کو جلاتے جلاتے
میری ایک پور بھی جل گئی ہے
لیکن مجھے سارے عاشقوں کی قسم!

Scanned by CamScanner

اپنا ایک ایک اعضاء جلا کر
تمہیں قسم دوں گی!
پگلی! میں تو تیری کوکھ میں صدیاں رکھنا چاہتی ہوں!
میں تو تیری رسیوں میں گندھی آنکھیں سنوارنا چاہتی ہوں!
میں تو تیرے دولہا کو بیٹا بنانا چاہتی ہوں
کیچڑ میرا، بیٹا تیرا
چل کر لے وعدہ
دریا کو آخر گھر جانا ہے
پرندوں سے آخر گھونسلے ٹوٹتے ہی ہیں
ہواؤں کو پھول چرانے ہی ہیں
تمہاری بیٹی کے دولہا سے بھی کہہ دوں گی
میں تم سے عشق کرتی ہوں
اگر زندہ رہی

O

Scanned by CamScanner

آگ بنجر ہے

میں اپنی بے فصل دعا لئے لوٹ آئی
خاک اور قدم کافی نہیں ہیں
دریاؤں کی خاموشی پیاسوں سے پوچھ آ

میدان ختم

اشارے کے پیچھے ہاتھ تھا
سو ہاتھ سمیٹ کے اس نے ہتھیلی چھپائی
اور تمہاری تقدیر ہوئی
پہلے قدم پہ میدان ختم ہے

○

Scanned by CamScanner

میدان ختم ہے

زمین گرد نہیں جھاڑ سکتی
پانیوں پر زمین کا لاشہ رکھا ہے

جواری رنگوں میں سورج

مٹنے کے لئے
چھاؤں پھولوں کا زہر پیے
اپنا پیالہ شاخوں کو دیتی ہے
اور پھر
گہری کھائیوں میں اندھیرا گونجتا ہے

مٹی

تمہارے تیر سے بچی ہرنی
تمہارے لئے جنگل لائی
سو میں تمہارا اقرار ہوں

○

Scanned by CamScanner

طواف

سنا! آج میں گھر گئی تھی
اس کا گھر اس کے لہو میں بہہ گیا تھا
اور اس کے دروازے دیوار میں جھک گئے تھے
ہواؤں نے کھڑکیوں سا لباس پہن لیا
اس کے سارے حوالے اب مجھے بانٹنا چاہتے تھے
لیکن!
میں نے آخری قید سے چلنا شروع کیا تھا
کہانیوں کے لئے
میں اپنے اعضاء بانٹ آئی تھی
لوگ آنکھوں سے ہی بہل گئے تھے
سنا! آج میں گھر گئی تھی
میرے خصم نے میرے گھر کی دیواریں بیاہ دیں
اور میری لونگ سے بھی چھوٹا پڑ گیا
اور وہ میرے اعضاء میں بس بھی تو نہ سکا تھا
سورج سے انسانوں کی زندگی چھین لی گئی

اتنا ہوا
اندھیرے چراغوں کو گالیاں دینے لگے

Scanned by CamScanner

اور میں لباس کو
میں اس کے جسم سے ایک اینٹ نکال چکی تھی
اور میرے ہاتھ اینٹ سی چنچلی رکھتے تھے
وہ میری باہنوں میں سانس لے رہا تھا
کہ گھر کے حصار سے وہ نکل چکا تھا
اور میری آس اس میں ٹوٹ چکی تھی
وہ آنکھوں کی سلوٹ پہ چہرہ رکھتا
میری انگوٹھی کا پتھر اس سے جیت گیا
سنا! میں گھر گئی تھی!
آخری صدی میری ماں استعمال کر چکی ہے
مجھے آواز دیتی ہے
لیکن میں ہونٹوں سے دور چہل قدمی کر رہی تھی
اور ماں شاید اپنا آنگن فروخت کرنا نہیں چاہتی تھی
بس نئی دیواروں کا رخ
میں نے فاصلے سے رکھ دیا
سفر نے مجھے فاصلے سے رکھ دیا اور پگڈنڈیاں حسد میں ہاتھ ملنے لگیں
میں نے جوگی کو سپیرا بنا دیا

○

Scanned by CamScanner

انبار

لہو سے اداس آوازیں آتی ہیں
مفلسی کا سانپ دودھ پینے بھی ہنیں آتا
جوگن مردہ پیڑ کی لے پہ ناچ رہی ہے
چاروں طرف آنکھوں کے انبار ہیں
یہ دروازے ہیں کہ تابوت
دکھ سمندر کی کوکھ کیوں بنا جاتا ہے
ڈر میری انگیا کیوں کھولتا ہے
سورج اپنے پورے بدن سے اڑے گا
اور رات پرندوں کے پروں میں رہ جائے گی
پیڑوں سے کتنی بانسریاں شکار کرو گے
سورج انسانوں کی فصل کاٹ رہا ہے

○

Scanned by CamScanner

بانجھ موت

گناہوں کی کمی میں میں آئی
تو سانس دکھنے لگا
گناہوں سے جی اٹھا کر چلنے لگی
اور ایک قدم نہ رکی
فاصلے کے ساتھ سانپ سویا
اور موت کی بانسری میرے بند بند پر بجائی جانے لگی
میں ماں کا اثاثہ تھی
اور باپ کا روپ تھی
سو آوارگی کو میں نے
آنکھوں سے تھاما
لیکن میں کون تھی؟
جنم کو دکھ دینے والی کتیا
اور پھولوں کی پوروں پر مر جانے والی
آسمان پہ اُگے سورج کی دھوپ لوٹنے والی
رنگوں کا جوا کھیلنے والی
مکاری کے بچے کھلانے والی
اور خود سے ڈرنے والی رات

Scanned by CamScanner

وہ کون تھا؟

میری شرمگاہ میں مرنے والا

اور میری شرمگاہ میں لاشوں کے انبار اٹھانے والا

دکھتا ہوا میری ہنسی سے

وہ میری کھلاڑی ہنسی سے مرا تھا

اور میں آنکھوں کی شہوت سے مری تھی

ہم پھر ملے تھے

مکروہ ہنسی کے بیگار کیمپ میں قید

فاصلہ اور فاصلہ اور کم کم فحاشی کے ساتھ ایک دوسرے کے گرد اکٹھے مر

رہے تھے یا زندہ ہو رہے تھے

ہم کون تھے

تم کون تھے

وہ کون تھے

اپنی ماں کے بند سے بچھڑے رو رہے تھے

یہ دنیا خدا کی ہنیں تھی

میرے کپڑوں کی رسوائی تھی

میں ننگی آنکھوں والی

بیگار ہنسی کا کفن لپیٹنے والی

مکروہ لباس والی

میں کہاں تھی

اپنی شرمگاہ میں سوئی ہوئی

موت جھیل رہی تھی
رحم میں موت ہنس رہی تھی
اور انسان پیدا ہو رہے تھے
چاند کی کالی چیخ اسے ڈس رہی تھی
اور صدیوں کے پیٹ میں بے شمار مائیں
اپنی دعاؤں سے مر چکی تھیں
میں نے مری ہوئی دعائیں اکٹھی کیں
اور تیرے رب کے پاس پہنچی
وہ بیگانہ نکلا
اور میں آج تک پرائے دیس میں ہوں
میں نہیں جانتی
میری زندگی اور موت کب بیاہی گئی

○

Scanned by CamScanner

ستیار تھی کے نام میرے دکھ

کھیلتے کھیلتے!
جس دن مٹی میرے پیروں کی لکیروں سے پاگل ہوئی
اور شرم جوان ہوئی
پہلے دروازے کھوئے، پھر گلیاں کھوئیں
پھر لوگ بھی کھو گئے!
جس دن ماں کو چھپتے ہوئے دیکھا
میں چھپ گئی
تو میرے لہو کے سانس ختم ہوئے
میں اپنے باپ کی قبر پہ
کتبہ لکھ آئی تھی
ستیار تھی مجھے بیٹی نہ کہہ
کہ میں نے بکے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں
ابھی کپڑے، گندے ہیں، اور گیلے ہیں
کونج، درخت اور چھاؤں
میرے بکتے ہی راکھ ہوئے
میرے ہنستے ہی گناہ ہوئے
ستیار تھی مجھے بیٹی نہ کہہ

Scanned by CamScanner

مجھے میرے مرد کی طرح لگے ہو
کیا کہوں! لمحہ ہی کچھ کہہ گیا تھا
چھپ جا لڑکی چھپ جا
اس سینے میں
اس جوان میں
بیٹھی دھوپ! مجھے اپنے سانسوں کی طرح پیاری ہے
یہ جھولا میں نے پہلی بار جھولا ہے
کیا ہی اچھا ہوتا!
اگر میری ماں تمہارے ساتھ ہنستی
تو میں جنم لیتی
اب ہاتھ ملاؤں کہ ہاتھ ملوں
ستیا رتھی مجھے بیٹی نہ کہہ
میری نیت پہ خود ہی ٹانکے لگ گئے تھے
پر "بیٹی دھوپ" سے پہلے

○

Scanned by CamScanner

ممکن ہو کچھ لوگ سمجھتے ہوں کہ سارا شگفتہ نے جیتے جی جتنی نظمیں لکھیں، وہ سب اس کی موت کے بعد اس کے شعری مجموعہ "آنکھیں" کی صورت میں شائع ہو گئیں اور گویا قصہ ختم ہو گیا ۔ لیکن اگر زندگی کا اثاثہ بہت منفرد اور انوکھا ہو تو اسے طبیعی موت ختم نہیں کر سکتی۔ معلوم ہوا کہ سارا شگفتہ نے جیتے جی بے پناہ لکھا بلکہ اس کی کل نظموں میں سے صرف ایک تہائی حصہ ہی "آنکھیں" میں شامل کیا جا سکا۔ جب کہ بہت تلاش کرنے پر اس کی بہت سی نظمیں تو عزیزوں اور احباب کی تحویل سے حاصل کی گئیں۔ اور ابھی تلاش جاری ہے۔ فی الحال اس کی ۷۵ اردو نظموں پر مشتمل شعری مجموعہ "نیند کا رنگ" شائع کیا جا رہا ہے۔ لیکن شائد بہت کم لوگ جانتے ہوں کہ سارا نے پنجابی میں بھی بہت لکھا ہے اور اس کی پنجابی نظموں کا مجموعہ زیر ترتیب ہے۔ بلکہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ سارا شگفتہ کی پنجابی نظموں کا مجموعہ پنجابی شاعری کے ورثہ میں ایک شاندار اضافہ ہو گا۔

سارا اکیڈمی کراچی

Scanned by CamScanner